رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیاں بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)
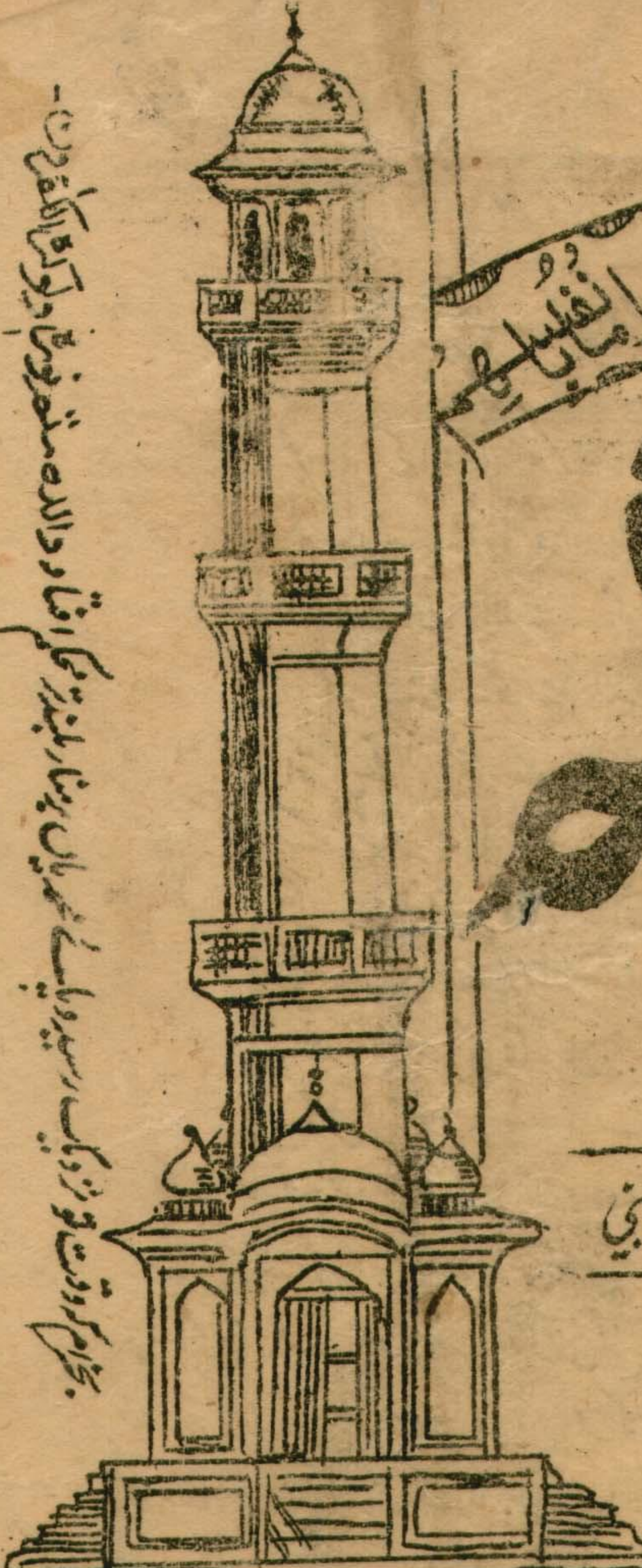
جلد ۱۱ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۲ صفر ۱۳۲۵ھ | نمبر ۹

تازہ رؤیا والہامات

۹ مارچ ۱۹۰۷ء۔ ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں۔

۷ " " (۱) ربّنا افتح بیننا وبینہم۔

(۲) اعجبتم ان تموتوا (۳) انکی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔

(۴) پچیس دن۔ (یا یہ کہ پچیس دن تک) (۵) من الناس والعامۃ (ای من خواص الناس والعامۃ) یعنی طاعون خاص لوگوں میں بھی پڑیگی اور عام لوگوں میں بھی۔

ترجمہ یہ ہے کہ اے خدا ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ کر کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ انکی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں یہ معلوم نہیں کہ یہ کن لوگوں کی طرف یا کس کیطرف اشارہ ہے اور پچیس دن کے الہام میں یہ اشارہ ہے کہ ۷ مارچ سے پچیس دن پورے ہونے کے سر پر یا ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک کوئی نیا واقعہ ظاہر ہوگا۔ اور ضرور ہے کہ تقدیر الٰہی اس واقعہ کو روک رکھے جبتک کہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن گذر نہ جاویں یا یہ کہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک یہ واقعہ ظہور میں آجائیگا۔ اگر صرف پچیس دن کے لحاظ سے معنے کئے جاویں تو اسطور سے ضرور ہے کہ اس واقعہ کے ظہور کی یکم اپریل سے امید رکھی جائے کیونکہ الہام الٰہی کے رو سے ساتویں مارچ پچیس دن کے شمار میں داخل ہے اسصورت میں پچیس دن مارچ کے اکتیس ۳۱ تک پورے ہو جاتے ہیں تو اسطور پر پیشگوئی کے ظہور کا مہینہ اپریل ٹھہرتا ہے۔ مگر یہ سوال کہ وہ واقعہ کیا ہے جسکی پیشگوئی کیگئی ہے اسکا ہم اسوقت کچھ بھی جواب نہیں دیسکتے بجز اس کے کہ یہ کہیں کہ کوئی ہولناک یا تعجب انگیز واقعہ ہے کہ ظہور کے بعد پیشگوئی کے رنگ میں ثابت ہو جائیگا اور ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ واقعہ ہماری ذات کے متعلق ہے یا ہمارے دوستوں کے متعلق یا دشمنوں کے متعلق۔ جس امر کو خدا نے پوشیدہ کیا ہے ہم ظاہر نہیں کر سکتے۔

بعد اس کے ۱۲ مارچ ۱۹۰۷ء کو مکرر آ یہی الہام ہے۔

(۱) یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ (۲) انت منی وانا منک (۳) ظہورک ظہوری (۴) انت الذی طار الیّ روحہ۔ (۵) انی انا اللہ ذوالجود والعطا (۶) انزل الرحمۃ علی من اشاء۔

ترجمہ اے عیسیٰ میں تجھے تیری طبعی موت سے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا۔ تو مجھ سے اور میں تجھ سے۔ تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ تو وہ ہے جس کے روح نے میری طرف پرواز کیا۔ میں خدا ہوں صاحب جود اور بخشش۔ جسپر چاہتا ہوں رحمت نازل

۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء (۱) لاہور میں ایک بے شرم ہے (۲) ویل لک ولافکک۔ (۳) اے مخالف تیرے پر لعنت اور تیرے جھوٹ پر۔ (۴) انی نعیت۔ ترجمہ میں نے ایک شخص کی موت کی خبر دی (۵) انی انا اللہ لا الہ الا انا۔ ترجمہ میں ہی خدا ہوں میرے سوا اور کوئی خدا نہیں (۶) ان اللہ مع الصدقین ترجمہ۔ خدا سچوں کے ساتھ ہوتا ہے (یہ پیشگوئی آج ہی پوری ہوگئی کہ آج ہی سول اخبار میں خبر آئی ہے کہ ڈوئی جسکے عذاب کے بارے میں مینے خبر دی تھی وہ مرگیا۔ یہ وہ ڈوئی ہے جسکو مباہلہ کیلئے بلایا گیا تھا) (۷) ایک امتحان ہے بعض اسمیں پکڑے جائینگے اور بعض چھوڑے جائینگے (۸) انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ ترجمہ خدا نے ارادہ کیا ہے ای اہل خانہ کہ تمہاری پلیدی کو دور کرے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنیکا (یہ تیسری مرتبہ الہام ہے واللہ اعلم بالصواب) (۹) اعجبنی موتکم تمہاری موت نے مجھے تعجب میں ڈالا (۱۰) یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلیگی جو بہت ہی سخت ہوگی (۱۱) ریاست کابل میں قریب پچاسی ہزار کے آدمی مرینگے۔

(۱۲) واستوت علی الجودی یہ اس آیت کیطرف اشارہ ہے وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی۔ اور پانی خشک کیا جاویگا اور جو کچھ ہمارا ارادہ ہے ہم پورا کرینگے اور کشتی جودی پر

تمام نفسانی جذبات کا مقابلہ کرکے اور اپنے پر ایک موت کو اختیار کرکے خداتعالیٰ کی طرف چلا آتا ہے۔ سو یہ کچھ سہل بات نہیں ہے اور ایک انسان کو اُسی وقت تائب کہا جاتا ہے جبکہ وہ بکلی نفس امارہ کی پیروی سے دست بردار ہو کر اور ہر ایک تلخی اور ہر ایک موت خدا کی راہ میں اپنے لئے گوارا کرکے آستانہ حضرت باحدیت پر گر جاتا ہے تب وہ اس لائق ہو جاتا ہے کہ اس موت کے عوض میں خداتعالیٰ اُس کو زندگی بخشے۔ چونکہ آریہ لوگ صرف بہت سی جونوں کو مدار نجات سمجھ بیٹھے ہیں اس لئے ان کا اس طرف خیال نہیں آتا ہے۔ نہیں جانتے کہ جس طرح میلا کپڑا بھی پر چڑھنے سے اور پھر دھوبی کے ہاتھ سے آب شفاف کے کنارہ پر طرح طرح کے صدمات اٹھانے سے آخر کار سفید ہو جاتا ہے ایسا ہی اسی طرح یہ توبہ جس کے معنے میں بیان کر چکا ہوں انسان کو صاف پاک کر دیتی ہے انسان جب خداتعالیٰ کی محبت کی آگ میں پڑ کر اپنی تمام ہستی کو جلا دیتا ہے تو وہی محبت کی موت اس کو ایک نئی زندگی بخشتی ہے۔ کیا تم نہیں سمجھ سکتے کہ محبت بھی ایک آگ ہے اور گناہ بھی ایک آگ ہے پس یہ آگ جو محبت الٰہی کی آگ ہے گناہ کی آگ کو معدوم کر دیتی ہے یہی نجات کی جڑھ ہے۔ اور نہایت افسوس تو یہ ہے کہ آریہ لوگ اپنے مذہب کی خرابیوں کو نہیں دیکھتے اور اسلام پر بیہودہ اعتراض کرتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ کوئی بھی ان کا ایسا اعتراض نہیں جو ان کے مذہب کے کسی فرقہ کے طریق عمل میں وہ داخل نہیں۔ اب ہم اس رسالہ کو خدا کے نام پر ختم کرتے ہیں الحمد للہ اولاً و آخراً ھو مولٰنا نعم المولیٰ و نعم النصیر۔

ڈائری

۳ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء بوقت ظہر۔ حبیب اللہ خان صاحب مجسٹریٹ الہ آباد جو گورنمنٹ انڈیا کی طرف سے امیر کابل کے ہمراہ تھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے آج قادیان میں تشریف لائے۔ دنیاوی تعلقات میں اُلجھے ہوئے غافل لوگوں کا ذکر ہوا کہ لوگ دنیا میں ایسے مستغرق ہو رہے ہیں کہ دین اسلام سے بالکل غافل ہو گئے ہیں۔ حبیب اللہ خان صاحب نے عرض کی کہ ہم تو چاہتے ہیں کہ دنیا سے کنارہ کش ہو جاویں حضرت اقدس نے فرمایا دنیا اور دین جمع نہیں ہو سکتے مگر جبکہ خدا چاہے تو جمع ہو سکتے ہیں ایک بزرگ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس نے لاکھوں روپیہ کا سودا خریدا اور وہ خداتعالیٰ سے ایک دم بھی غافل نہ ہوا ہمارا دین اسلام ایسا نہیں ہے کہ رہبانیت سکھاوے۔ اور بیوی بچوں سے کنارہ کش ہو جاویں یہ تو رہبانیت ہے لا رھبانیۃ فی الاسلام آیا ہے۔ تجارت کرو۔ نوکری کرو۔ دنیا کے کام کرو مگر خداتعالیٰ کو نہ بھولو۔ جو لوگ بیوی بچوں اور روزگار دنیا کے تعلقات میں ہو کر خدا سے غافل ہو جاتے ہیں وہ نامرد ہوتے ہیں۔

دیکھو بیل ایک بے جان چیز ہے مگر ایک آدمی اس کو اُٹھائے پھرتی ہے مگر افسوس ہے بے جان پر جو جان رکھ کر کچھ بھی نہیں اُٹھا سکتا۔

انسان کو خدا نے دل تدبر و تفکر کے لئے دیا ہے لوگ تدبر و تفکر سے کام نہیں لیتے اس سے دل سیاہ ہو جاتے ہیں جن قویٰ کو استعمال نہ کیا جاوے وہ کمزور ہو جاتے ہیں ایسا ہی جن قویٰ سے کام لیا جاتا ہے وہ قوی ہو جاتے ہیں۔

دنیا کیا ہے دنیا اس چیز کا نام ہے کہ دنیا کے کاموں کو دین پر مقدم رکھا جاوے جبکہ دین کو دنیا پر مقدم نہ رکھا جاوے تو پھر باقی دنیا ہی رہتی ہے۔ بہت نادان لوگ ایسے ہیں جنھوں نے سمجھ رکھا ہے کہ بیوی بچوں وغیرہ تعلقات دنیا کو چھوڑ دیا جاوے یہ غلطی ہے بلکہ دنیا کو خادم دین سمجھنا چاہیے اور جہاں تک ہو سکے تقویٰ اختیار کیا جاوے قطع نظر کر کے ایک گوشہ میں بیٹھ رہنا کمزوری کی نشانی ہے۔

موجودہ زمانہ کے تکفیر کے فتوے دینے والے مولویوں کا ذکر ہوا حضرت اقدس نے فرمایا مولوی لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ اسلام آج کل ایک ایسے شکنجہ میں پھنسا ہوا ہے کہ ختم ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو کہتے ہیں کہ وہ زندہ مع جسم عنصری آسمان پر بیٹھے ہیں اور رفع کے لفظ کو لئے پھرتے ہیں حالانکہ قرآن شریف میں مسیح علیہ السلام کے فوت ہونے کا بار بار ذکر ہو چکا ہے یہ سوچتے ہیں تو بھی کہ مسیح کی زندگی میں انکو فائدہ کیا ہوا ہے بھی تو ہوا کہ کئی لاکھ انسان عیسائی ہو گئے۔

حیات مسیح میں تو کچھ اُنھوں نے فائدہ دیکھا تھا وہ دیکھ لیا اب وفات مسیح کا اعتقاد رکھ کر دیکھ لیں مسئلہ وفات مسیح تو مذہب نصاریٰ کی بیخ کنی کرتا ہے مگر اسلام کے نادان دوست اسپر زور دیتے ہیں۔ ایک دفعہ لاہور میں لیفٹ صاحب نے ایک لیکچر دیا اور عیسائیوں کے اعتقادات اور موجودہ مسلمانوں کے مسلمات میں سے حیات مسیح کے دلائل پیش کئے مسلمانوں کو اس موقعہ پر شرمندہ ہونا پڑا اس جلسہ میں ہمارے مفتی صاحب محمد صادق موجود تھے اُنھوں نے لیفٹ کو کہا کہ قرآن شریف میں تو مسیح کی موت مذکور ہے آخر اُس نے جواب دیا کہ تم مرزائی معلوم ہوتے ہو ہمارے مخالف مسلمانوں نے اُس وقت کہا کہ یہ لوگ کافر تو ہیں مگر ہمارے کام آئے ہمکو مدد دی اور ہماری عزت رکھ لی تھی۔ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے قائم ہوا ہے اسکو اب کوئی روک نہیں سکتا اسلام پر بڑی مصیبتیں گذر رہی ہیں۔ اسلام پر موسم خزاں آ چکا ہے اب اس کی بہار کے دن آ گئے ہیں۔ اسلام میں اندرونی فتنے بڑے بڑے برپا ہو رہے ہیں اور بیرونی فتنے عیسائیوں آریوں وغیرہ مذاہب کے حملے اسلام پر ہو رہے ہیں جب اسلام اس حالت تک پہنچ گیا ہے تو جو شخص خدا کی ہستی کا قائل ہے وہ ضرور قائل ہوگا کہ خدا نے اسلام کی مدد کا کوئی انتظام کر لیا ہے اب دیکھو جو شخص انسانی سلطنت میں جھوٹا دعویدار تحصیلداری یا پٹواری ہونے کا کرے اُس کو پکڑا جاتا ہے اور سزا دیجاتی ہے پھر کیا خدا کی سلطنت میں ایسا اندھیر ہو سکتا ہے۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین یعنے اگر یہ نبی ہمارے اوپر بعض باتیں جھوٹی بنا لیتا تو ہم اُس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے اور اُس کی رگ جان کو کاٹ دیتے یہ آیت صاف بیان کر رہی ہے کہ خداتعالیٰ پر کوئی جھوٹ بولنے والا جلدی پکڑا جاتا اور ناکامیاب ہو کر مرتا ہے۔

بات یہ ہے کہ ایمانی طاقت علم کے سوا پیدا نہیں ہوتی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت صحابہ نے بھیڑ بکریوں کی طرح اپنی جانیں دیدیں تھیں اُن کو حق کا علم حاصل ہو گیا تھا جبھی تو اُنھوں نے اپنے بیوی بچوں کو نہ دیکھا ہے جو کتاب حقیقۃ الوحی لکھی ہے اس کو جو شخص حرف بحرف پڑھ لیگا۔ میں نہیں خیال کرتا کہ پھر وہ یہ خیال کرے کہ میں وہی ہوں جو اُسکے خیال میں پڑھنے سے پہلے تھا جو شخص ہمارے سلسلہ کو آہستگی اور ٹھنڈے دل سے دیکھیگا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں حق پر پائیگا۔

سچائی میں خدا نے ایک قوت رکھی ہے سچائی دلوں کو خود اپنی طرف کھینچ لیتی ہے خدا نے تو لوہے میں بھی ایک کشش کی خاصیت رکھی ہے تو کیا مسیح میں کوئی جذب نہیں ہے مسیح میں ایک کشش ہے وہ

خود بخود دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

دنیا میں ایک دھر بٹ پھیل رہی ہے تحصیل دنیا کے لئے ہر وقت دوڑ دھوپ میں لوگ لگے ہوئے ہیں اسکے لئے مجلسیں ہوتی ہیں اور بعض شور پکار ہے کہ یہ گروہ گر بگر اسلام کی بہبودی کا کسی کو کوئی فکر نہیں ایسی غفلت میں پھنسے ہوئے ہیں کہ عذاب کے سوا ان سے غفلت رفع نہیں ہوتی ہمیں خدا نے صد بار بتایا ہے کہ خدا کے عذاب کے دن نزدیک ہیں اور جب تک لوگوں کے دل سیدھے نہ ہو جاویں خدا کے عذاب پیچھا نہ چھوڑینگے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ لایغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم یعنی خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو درست نہ کرلیں۔ طاعون کو دفعہ کرنے کے لئے بیچارے چوہوں کے مارنے کے درپے ہو رہے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ جب تک اُن کے اندر کا چوہا نہ مریگا۔ اُس وقت تک طاعون اُن کا ہرگز پیچھا نہ چھوڑیگی۔ پس اپنی اصلاح کریں اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اگر یہ لوگ اپنی اصلاح کریں تو خدا تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے کہ ہلاک ہی کرے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وآمنتم – کہ خدا تم کو عذاب دیکر کیا کریگا اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ۔ ہمارے مسلمان سلاطین کا ذکر ہے کہ جب کوئی بلا آتی تھی تو بادشاہ خود دعا و زاری بدرگاہ رب العالمین کرتے تھے اور رعیت کو نیکیوں کی طرف رغبت دلاتے تھے جب ٹیکا لگایا جانا شروع ہوا تو ہم نے کتاب کشتی نوح لکھی تھی اور اس میں ہم نے ظاہر کیا تھا کہ اُس ٹیکا سے جو میں آسمانی ٹیکا پیش کرتا ہوں بہتر ہے۔ آخر وہی بات سچی ثابت ہوئی جو ہم نے پیش کی تھی شاید کسی کو کسی وقت سمجھ آجاوے۔ طاعون تو اب ہاتھ دھو کر لوگوں کے پیچھے ہو پڑی ہے۔

قادیان کے کسی شخص کا ذکر ہوا کہ فلاں جگہ طاعون ہے اور وہ وہاں بار بار جاتا رہا آخر وہ طاعون میں گرفتار ہو کر مر گیا۔

حضرت اقدس نے فرمایا۔ جبکہ ایک جگہ آگ برستی ہے تو اُس جگہ جانے کی کیا ضرورت ہے فرمایا اس ملک کے کئی ایک آدمی جو ہمیں گالیاں دیتے رہتے تھے اور پیچھا نہ چھوڑتے تھے جب اُن کی مدت نزدیک آئی تو خود ہی انھوں نے مباہلہ کر لیا کہ یا الٰہی ہم میں سے جو جھوٹا ہے اُس کو ہلاک کر دے آخر وہ خود ہی ہلاک ہو کر ہماری سچائی پر مہر کر گئے۔

ایسا ہی ابوجہل نے بدر کے دن نبی علیہ السلام سے مباہلہ کیا تھا ابوجہل نے کہا تھا کہ جو ہم دونوں میں سے قطع رحم کرنے والا اور مفسد ہو لے خدا اُس کو آج ہلاک کر دے آخر خدا تعالیٰ نے ابوجہل کو اُسی دن ہلاک کر دیا۔ اور اُس کی دعا قبول ہو کر اُسی پر پڑی۔

درخواست جنازہ

بندہ کی والدہ ۱۳ ماہ حال کو انتقال کر گئی ہیں۔ احمدی بھائیوں کی خدمت میں مودبانہ درخواست ہے کہ ضرور بندہ کی والدہ کے لئے نماز جنازہ پڑھیں اور اُن کے لئے دعائے مغفرت کریں خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ جو بھائی اکیلے ہوں وہ تنہا ہی اُن کے لئے دعا مغفرت نماز کریں۔ بندہ پر بڑا احسان ہوگا۔ نیر علی از قادیان (۲) منشی عبدالرحمن صاحب احمدی پٹواری حلقہ دیوانہ ریاست ...

سمالی لینڈ میں ایک ہاسپٹل اسسٹنٹ کی ضرورت

سمالی لینڈ میں سول میں ایک ہاسپٹل اسسٹنٹ کی جگہ خالی ہے مہربانی فرما کر جماعت احمدیہ کے ہاسپٹل اسسٹنٹ صاحبان کو اس خبر سے اخبار کے ذریعہ مطلع کر دیں تاکہ اگر کوئی صاحب تشریف لانا چاہیں تو فوراً اپنی ایک درخواست تو

a Gent General For
British protectorals in Africa
appalo Street Raghay
Buildings Bombay

کے نام پر روانہ کریں اور دوسری درخواست بنام

Senior Medical Officer
Somali Land protectorat
Berbera via Aden

بھیجدیویں۔ لیکن اس خبر کے مشتہر کرنے اور درخواست بھیجنے میں جتنی جلدی ہو سکے بہتر ہوگی بندہ سب صاحبان کے اسماء گرامی نیز جائے قیام سے واقف نہیں ہے اس لئے آپ کو تکلیف دیگئی معاف فرما دیں تنخواہ ابتدا ایک صد روپیہ ماہوار۔ تابعدار ممتاز علی خان از سمالی لینڈ بربرہ

ڈائری

۲۶ فروری

نماز ظہر۔ حضرت اقدس نے جو رسالہ قادیان کے آریہ اور ہم لکھا ہے وہ چھپکر شایع ہو گیا ہے۔ بعض مخالفین کو بھی ارسال کرنے کے لئے فرمایا۔

فرمایا۔ قلوب کئی قسم کے ہوتے ہیں بعض کو نثر اور بعض کو نظم سے اثر ہوتا ہے ایک شخص کو صرف ہماری براہین احمدیہ کی نظم سے اثر ہوا اور وہ ہمارے پاس پہنچا۔ پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔ سال گذشتہ کا الہام ہے۔ اسکے متعلق ذکر ہوا کہ ہر طرف سے خبریں آرہی ہیں کہ اس سال معمولی سردی پڑی ہے اور پیشگوئی پوری ہو گئی۔

قادیان کے آریہ و ثناء اللہ امرتسری

اس رسالہ کی ایک جلد مولوی ثناء اللہ امرتسری کو بھی بھیجی گئی ہے قادیان کے آریوں نے حضرت مرزا صاحب کے جو نشانات دیکھکر تکذیب کی اور کر رہے ہیں اس رسالہ میں اُن سے مباہلہ کر دیا ہے اس میں آریوں کو اعلان کیا ہے کہ اگر انھوں نے نشانات نہیں دیکھے ہیں تو قسم کھا جاویں کہ یہ نشانات صداقت اسلام کے ہم نے نہیں دیکھے اب ثناء اللہ کو بھی چاہئے کہ اپنے دوستوں قادیان کے آریوں کو اس قسم کیلئے آمادہ کرے اور اُن کے پاؤں پکڑے ورنہ اُن کی قسم کی گریز سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر مہر لگ گئی۔ اور ثناء اللہ نے بھی کوئی نشان صداقت بطور خارق عادت نہیں دیکھا ہے تو وہ بھی قسم کھا کر یہ کہلے تا کہ معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کس کی حمایت کرتا اور کس کی قسم کو سچا کرتا ہے۔

نماز عصر۔ رسالہ شائع شدہ بعض مخالفین کے نام مفت ارسال کرنے کے لئے حضرت نے امر فرمایا۔ آریوں کے گندے اعتقادات کا ذکر ہوا فرمایا آریوں کا اعتقاد ہے کہ خدا نے تو کچھ پیدا ہی نہیں کیا اور اولاد حرام طور پر حاصل کرنے کے شائق ہیں۔

حضرت مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا صدق کھل گیا

اور کذّاب ومفتری ڈوئی مرگیا

بنگر اے قوم نشانہائے خداوند قدیر — چشم بکشا کہ بر چشم نشانے است کبیر

امریکہ کے کذاب مفتری ڈاکٹر جان الگزینڈر ڈوئی کے نام سے الحکم کے ناظرین اور انڈیا کی مذہبی دنیا بخوبی واقف ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس نے ایلیاس اور عہد نامہ کا رسول ہونیکا دعوی کیا تھا۔ اور بالآخر اس نے مسلمانانِ عالم کی ہلاکت کی پیشگوئی بڑے زور وشور سے اپنے اخبار لیوز آف ہیلنگ میں کی تہی۔ جسپر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنہ ۱۹۰۲ء کی تیسری سہ ماہی میں اس کا ایک جواب انگریزی زبان میں بکثرت امریکہ میں شایع کیا تہا اور ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء کے اردو میگزین میں اسکا ترجمہ دیا گیا تہا اور اخبارات سلسلہ میں بھی اس کا ذکر کیا گیا۔ اس پیشگوئی کا خلاصہ یہ تہا کہ

کاذب صادق کی زندگی میں ہلاک ہوجائیگا

چنانچہ اس پیشگوئی کے شائع ہونیکے بعد امریکہ کے اخبارات میں ایک شور مچ گیا اور ایک سو سے بھی زیادہ وقیع اور کثیر الاشاعت اخبارات نے اس پیشگوئی کو شایع کیا اور بڑے زوردار الفاظ میں اسکو شہرت دی۔ جس کا خلاصہ انہیں دنوں سلسلہ کے اخبارات میں شائع کیا گیا۔ اس پیشگوئی کی اشاعت جب کافی طور پر ہوچکی تو ڈوئی پر مصائب کا نزول شروع ہوگیا۔ پہلے اسکی ایک چاہتی لڑکی فوت ہوئی جسپر عرصہ دراز تک وہ نوحہ وبکا کرتا رہا۔ اور اس صدمہ کو اس نے غیر معمولی صدمہ محسوس کیا۔ ایسا ہی اسکی ناجائز پیدایش کے راز نے افشا ہوکر اسے ذلیل کیا۔ پہر خود اس کا اپنا چال چلن اور اسکی بیوی کا چلن مشکوک ثابت ہوا۔ بالآخر وہ ذلیل ورسوا ہوکر اپنے شہر سے نکالا گیا اور وہ جائداد جو اس نے پیدا کی تہی وہ دوسرے حریف کے قبضہ میں منتقل ہوئی اور خود اسکی بیوی اسکی دشمن ہوگئی۔ جس قسم کی ذلتوں اور روسیاہیوں سے وہ عدالت کی کشمکش میں کہینچا گیا اس کے بیان کرنے کے لئے بڑی تفصیل کی حاجت ہے اور انشاء اللہ ضرور تا وہ بیان کیجاویگی۔ عدالتوں میں نامرادی کا منہ دیکہا اور فالج کی بیماری نے سخت لاچار کردیا۔ اور آخر

خدا تعالے کے وعدے کے موافق

کذاب ڈوئی صادق کی زندگی میں مرگیا

اور

صادق پکار اٹہا ہے

یہ میرے رب سے میرے لئے اک گواہ ہے یہ میرے صدق دعوی پر مہر الہ ہے

حضرت اقدس نے جس بصیرت اور زور کے ساتھ اس پیشگوئی کو شایع کیا ہے وہ اس کے پڑہنے سے پتہ لگ جائیگا اس لئے میں یہاں اس کا ایک حصہ درج کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے:۔

مجہے اس قوم کے مشنریوں پر بڑا ہی افسوس آتا ہے جنہوں نے فلسفہ طبعی ہیئت پڑھکر سب ڈبو دیا ہے اور خواہ نخواہ ایک عاجز انسان کو پیش کرتے ہیں کہ اسکو خدا مان لو چنانچہ حال ہی میں ملک امریکہ میں یسوع مسیح کا ایک رسول پیدا ہوا ہے جسکا نام ڈوئی ہے اس کا دعوے ہے کہ یسوع مسیح نے بحیثیت خدائی دنیا میں اسکو بہیجا ہے تا سب کو اس بات کیطرف کہینچے کہ بجز مسیح کے اور کوئی خدا نہیں مگر یہ کیسا خدا ہے کہ یہودیوں کے ہاتھ سے اپنے تئیں بچا نہ سکا ایک دغاباز شاگرد نے اس کو پکڑوا دیا اس کا کچھ بندوبست نہ کرسکا انجیر کے درخت کیطرف دوڑا گیا اور یہ خبر نہ ہوئی کہ اسپر پہل نہیں اور جب قیامت کے بارہ میں اس سے پوچہا گیا کہ کب آئیگی تو بے خبری ظاہر کی اور لعنت جس کے یہ معنے ہیں کہ دل ناپاک ہوجائے اور خدا سے بیزار ہوجائے اور خدا سے اور اسکی رحمت سے دور جا پڑے وہ اسپر پڑی۔ اور پہر وہ آسمان کیطرف اسلئے چڑہا کہ باپ اس سے بہت دور تہا کروڑہا کوس سے بہی زیادہ دور تہا اور یہ دوری کسیطرح دور نہیں ہوسکتی تہی جبتک وہ مع جسم آسمان پر نہ چڑہتا دیکہو کسقدر کلام کا تناقض ہے ایکطرف تو یہ کہتا ہے کہ میں اور باپ ایک ہیں اور ایکطرف کروڑہا کوس کا سفر کرکے اس کے ملنے کو جاتا ہے جبکہ باپ اور بیٹا ایک تہے تو اسقدر مشقت سفر کی کیوں اٹہائی جہاں ہوتا وہیں باپ بہی تہا دونوں

ایک جو ہوے اور پھر وہ کس کے دہنے ہاتھ بیٹھا۔ اب ہم ڈوئی کو مخاطب کرتے ہیں جو یسوع مسیح کو خدا بناتا اور اپنے تئیں اسکا رسول قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ توریت استثنا ۱۸ باب آیت پندرہ کی پیشگوئی میرے حق میں ہے اور میں ہی ایلیا اور میں ہی عہد کا رسول ہوں نہیں جانتا کہ یہ مصنوعی خدا اس کلام موسیٰ کے کبھی خواب خیال میں بھی نہیں تھا۔ موسیٰ نے بنی اسرائیل کو بھی بار بار کہا کہ خبردار کسی مجسم چیز انسان یا حیوان کو خدا اقرار نہ دینا نہ آسمان پر سے نہ زمین سے۔ خدا نے تم سے باتیں کیں مگر تم نے اسکی کوئی صورت نہیں دیکھی تمہارا خدا صورت اور جسم سے پاک ہے مگر اب ڈوئی موسیٰ کے خدا سے برگشتہ ہو کر وہ خدا پیش کرتا ہے جس کے چار بھائی اور ایک ماں ہے اور بار بار اپنے اخبار میں لکھتا ہے کہ اس کے خدا یسوع مسیح نے اسکو خبر دی ہے کہ تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہو جائیں گے اور دنیا میں کوئی زندہ نہیں رہیگا۔ بجز ان لوگوں کے جو مریم کے بیٹے کو خدا سمجھ لیں اور ڈوئی کو اس مصنوعی خدا کا رسول قرار دیں ہم ڈوئی کو ایک پیغام دیتے ہیں کہ اسکو تمام مسلمانوں کے مارنے کی کیا ضرورت ہے وہ غریب مریم کے عاجز بیٹے کو خدا کیوں نہ مان لیں بالخصوص اس زمانہ میں جبکہ ڈوئی کے خدا کی قبر بھی اس ملک موجود ہے اور انہیں وہ مسیح موعود بھی موجود ہے جو چھٹے ہزار کے اخیر اور ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوا جس کے ساتھ بہت سے نشان ظہور میں آئے اور ڈوئی کا یہ الہام کہ تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے اور وہی لوگ باقی رہیں گے جو یسوع مسیح کو خدا مانیں گے اور ساتھ ہی ڈوئی کو بھی خدا کا رسول مان لیں گے اس الہام کے رو سے تو باقی عیسائیوں کی بھی خیر نہیں کیونکہ گو وہ مریم کے صاحبزادہ کو خدا مانتے ہیں مگر یہ جھوٹا رسول جو ڈوئی ہے ابتک انہوں نے تسلیم نہیں کیا اور ڈوئی نے صاف طور پر یہ الہام شائع کر دیا ہے کہ صرف یسوع مسیح کو خدا ماننا کافی نہیں جبتک ڈوئی کو بھی ساتھ ہی نہ مان لیں اور چاہیے کہ صاف اقرار کرے کہ ڈوئی ایلیا اور ڈوئی عہد کا رسول اور ڈوئی کے حق میں ہی وہ پیشگوئی ہے جو توریت استثنا باب ۱۸۔ آیت پندرہ میں ہے تب بچیں گے ورنہ ہلاک ہو جائیں گے۔ غرض ڈوئی بار بار لکھتا ہے کہ عنقریب یہ سب لوگ ہلاک ہو جائیں گے بجز اس گروہ کے جو یسوع کی خدائی مانتا ہے اور ڈوئی کی رسالت۔ اس صورت میں یورپ اور امریکہ کے تمام عیسائیوں کو چاہیے کہ بہت جلد ڈوئی کو مان لیں تا ہلاک نہ ہو جائیں اور جبکہ انہوں نے ایک نامعقول امر کو مان لیا ہے یعنی یسوع مسیح کی خدائی کو تو چلو یہ دوسرا نامعقول امر بھی مان لو کہ اس خدا کا ڈوئی رسول ہے۔

رہے مسلمان سو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں کہ اس مقدمہ میں کروڑوں مسلمانوں کے مارنے کی کیا حاجت ہے ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہو جائیگا کہ آیا ڈوئی کا سچا خدا ہے یا ہمارا خدا وہ بات یہ ہے کہ وہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانوں کو بار بار موت کی پیشگوئی نہ سنا دیں بلکہ انہیں سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھکر یہ دعا کر دیں کہ ہم دونوں میں جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے کیونکہ ڈوئی یسوع مسیح کو خدا جانتا ہے مگر میں اسکو ایک بندہ عاجز مگر نبی جانتا ہوں اب فیصلہ طلب یہ امر ہے کہ دونوں میں سے سچا کون ہے چاہیے کہ اس دعا کو چھاپ دے اور کم سے کم ہزار آدمی کی اس پر گواہی لکھے اور جب وہ اخبار شائع ہو کر میرے پاس پہونچیگی تب میں بھی بجواب اس کے یہی دعا کرونگا اور انشاءاللہ ہزار آدمی کی گواہی لکھدونگا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ڈوئی کے اس مقابلہ سے اور تمام عیسائیوں کے لئے حق کی شناخت کے لئے ایک راہ نکل آئیگی میں نے ایسی دعا کیلئے سبقت نہیں کی بلکہ ڈوئی نے کی اس سبقت کو دیکھکر غیور خدا نے میرے اندر یہ جوش پیدا کیا

اور یاد رہے کہ میں اس ملک میں معمولی انسان نہیں ہوں میں وہی مسیح موعود ہوں جسکا ڈوئی انتظار کر رہا ہے صرف یہ فرق ہے کہ ڈوئی کہتا ہے کہ مسیح موعود پچیس برس کے اندر اندر پیدا ہو جائیگا اور میں بشارت دیتا ہوں کہ وہ مسیح پیدا ہو گیا اور وہ میں ہی ہوں صدہا نشان زمین سے اور آسمان سے میرے لئے ظاہر ہو چکے اور ایک لاکھ* کے قریب میرے ساتھ جماعت ہے جو زور سے ترقی کر رہی ہے ڈوئی بیہودہ باتیں اپنے ثبوت میں لکھتا ہے کہ میں نے ہزارہا بیمار توجہ سے اچھے کئے ہیں ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ کیوں پھر اپنی لڑکی کو اچھا نہ کر سکا اور وہ مر گئی اور اب تک اس کے فراق میں روتا ہے اور کیوں نہ اپنے اس مرید کی عورت کو اچھا نہ کر سکا جو بچہ جن کر مر گئی اور اسکی بیماری پر بلایا گیا مگر وہ گذر گئی یاد رہے کہ اس ملک کے صدہا لوگ اس قسم کے عمل کرتے ہیں اور سلب امراض میں بہتوں کو مشق ہو جاتی ہے اور کوئی انکی بزرگی کا قایل نہیں ہوتا پھر امریکہ کے سادہ لوحوں پر نہایت تعجب ہے کہ وہ کس خیال میں پھنس گئے کیا ان کے لئے مسیح کو ناحق خدا بنانے کا بوجھ کافی نہ تھا کہ یہ دوسرا بوجھ بھی انہوں نے اپنے گلے ڈال لیا اگر ڈوئی اپنے دعوے میں سچا ہے اور درحقیقت یسوع مسیح خدا ہے تو یہ فیصلہ ایک ہی آدمی کے مرنے سے ہو جائیگا کیا حاجت ہے کہ تمام ملکوں کے مسلمانوں کو ہلاک کیا جائے لیکن اگر اس نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا اور یا اپنے لاف وگزاف کے مطابق دعا کر دی اور پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہوگا مگر یہ شرط ہے کہ کسی کی موت انسانی ہاتھوں سے نہ ہو بلکہ کسی بیماری سے یا بجلی سے یا سانپ کے کاٹنے سے یا کسی درندہ کے پھاڑنے سے ہو اور ہم اس جواب کے لئے ڈوئی کو تین ماہ تک مہلت دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا سچوں کے ساتھ ہو آمین۔

یاد رہے کہ صادق اور کاذب میں فیصلہ کرنے کے لئے ایسے امور ہرگز معیار نہیں ٹھیر سکتے جو دنیا کی قوموں میں مشترک ہیں کیونکہ کم و بیش ہر ایک قوم میں وہ پائے جاتے ہیں انہیں امور میں سے طریق سلب امراض بھی ہے یہ طریق نامعلوم وقت سے ہر ایک قوم میں رائج ہے ہندو بھی ایسے کرتب کیا کرتے ہیں اور یہودیوں میں بھی یہ طریق چلے آئے ہیں اور مسلمانوں میں بھی بہت سے لوگ سلب امراض کے مدعی ہیں اور سچ بات یہ ہے کہ اس طریق کو حق اور باطل کے فیصلہ کرنے کے لئے کوئی دخل نہیں کیونکہ اہل حق اور اہل باطل دونوں اسمیں دخل پیدا کر سکتے ہیں چنانچہ انجیلوں سے بھی ثابت ہے کہ جب حضرت عیسے اس طریق توجہ سے بعض امراض کو اچھا کرتے تھے تو انکی زندگی میں ہی ایسے لوگ موجود تھے کہ ان کے مرید اور حواری نہ تھے مگر اسیطرح امراض کو اچھا کر لیتے تھے جیسا کہ حضرت عیسے کر لیتے تھے اور اس وقت ایک تالاب بھی ایسا تھا جسمیں غوطہ لگا کر اکثر امراض اچھی ہو جاتی تھیں۔ سو یہ مشق توجہ اور سلب امراض کی جو عام طور پر قوموں کے اندر پائی جاتی ہے یہ سچے مذہب کے لئے کامل شہادت نہیں ٹھہر سکتی ہاں اسصورت میں کامل شہادت ٹھہر سکتی ہے کہ دو فریق جو اپنے اپنے مذہب کی سچائی کے مدعی ہیں وہ چند بیمار مثلاً بیس بیمار قرعہ اندازی سے باہم تقسیم کر لیں اور پھر ان دونوں میں سے جس کے بیمار فریق مقابل سے بہت زیادہ اچھے ہو جائیں اس کو حق پر سمجھا جائیگا چنانچہ گذشتہ دنوں میں ویسا ہی میں نے اس ملک میں اشتہار دیا تھا مگر کسی نے اسکا مقابلہ نہ کیا

* اب تو یہ تعداد تین لاکھ سے بڑھ گئی ہے۔ ایڈیٹر

مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ڈوئی یا اور کوئی ڈوئی کا ہمجنس اس مقابلہ کے لئے میرے مقابل آئے تو میرا خدا اس کو سخت ذلیل کریگا کیونکہ وہ جھوٹا ہے اور اس کا خدا بھی محض باطل کا پتلا ہے لیکن افسوس کہ اسقدر دوری میں یہ مقابلہ میسر نہیں آسکتا مگر خوشی کی بات ہے کہ ڈوئی نے خود یہ طریق فیصلہ پیش کیا ہے کہ مسلمان جھوٹے ہیں اور ہلاک ہو جائیں گے اس طریق فیصلہ میں ہم اسقدر ترمیم کرتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کو نشانہ بنانے کی ضرورت نہیں اس طرح پر تو ڈوئی کے ہاتھ میں مکار لوگوں کیطرح یہ عذر باقی رہجائیگا کہ مسلمان ہلاک نہ ہونگے مگر پچاس یا ساٹھ یا ستر برس کے بعد اتنے میں ڈوئی خود مر جائیگا تو کوئی اسکی قبر پر جاکر اسکو ملزم کریگا کہ تیری پیشگوئی جھوٹی نکلی پس اگر ڈوئی کی سیدھی نیت ہے اور وہ جانتا ہے کہ یسوع درحقیقت مریم کے صاحبزادہ نے ہی اسکو دیا ہے جو اس کے نزدیک خدا ہے تو یہ ہلاکوں والا طریق اس کو اختیار نہیں کرنا چاہئے کہ اس سے کوئی فیصلہ نہیں ہوگا بلکہ طریق یہ ہے کہ وہ اپنے مصنوعی خدا سے اجازت لیکر میرے ساتھ اس بارہ میں مقابلہ کرے۔ میں ایک آدمی ہوں جو پیرانہ سالی تک پہونچ چکا ہوں میری عمر غالباً چھیاسٹھ سال سے بھی کچھ زیادہ ہے اور ذیابیطس اور اسہال کی بیماری بدن کے نیچے کے حصہ میں اور دوران سر اور کمی دوران خون کی بیماری بدن کے اوپر کے حصہ میں ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ میری زندگی میری صحت سے نہیں بلکہ میرے خدا کے حکم سے ہے۔ پس اگر ڈوئی کا مصنوعی خدا کچھ طاقت رکھتا ہے تو ضرور میرے مقابل اسکو اجازت دیگا اگر تمام مسلمانوں کے ہلاک کرنے کی عوض میں صرف میرے ہلاک کرنے سے ہی کام ہو جائے تو ڈوئی کے ہاتھ میں ایک بڑا نشان آجائیگا پھر لاکھوں انسان مریم کے بیٹے کو خدا مان لیں گے اور نیز ڈوئی کی رسالت کو بھی اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تمام دنیا کے مسلمانوں کی نفرت عیسائیوں کے خدا کی نسبت ترازو کے ایک پلہ میں رکھی جائے اور دوسرے پلہ میں میری نفرت رکھی جائے تو میری نفرت اور بیزاری عیسائیوں کے بناوٹی خدا کی نسبت تمام مسلمانوں کی نفرت سے وزن میں زیادہ نکلے گی۔"

اس اقتباس میں جن الفاظ کو ہم نے جلی کر دیا ہے وہ خاص توجہ کے قابل ہیں۔ اور انسے صاف معلوم ہوتا کہ کس شعور اور بصیرت کے ساتھ ہمیں اپنا مسیح موعود اور خدا کا مرسل ہونا ظاہر کیا ہے اور کس یقین اور جوش کے ساتھ اپنا کامیاب ہونا بتایا ہے۔ یہ یقین اور بصیرت خدا تعالے کے مرسلوں کے سوا اور کو نہیں مل سکتی۔ اس پیشگوئی پر جب زیادہ تدبر کیا جاتا ہے تو یہی واضح ہوتا ہے کہ ڈوئی خواہ اس مقابلہ میں نکلے یا نہ نکلے وہ بہرصورت حضرت اقدس ہی کی زندگی میں ہلاک ہوگا چنانچہ یہ فقرے خاص غور کے قابل ہیں

"اگر اس نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا اور یا اپنے لاف و گزاف کے مطابق دعا کر دی اور پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ کسی کی موت انسانی ہاتھوں سے نہ ہو بلکہ کسی بیماری یا بجلی یا سانپ کے کاٹنے سے

یا کسی درندہ کے پھاڑنے سے ہو۔"

اسمیں صورت موت بھی بتا دی ہے۔ اب جو لوگ خدا کا خوف کرتے ہیں اور اللہ تعالٰی کی ہستی پر یقین رکھتے ہیں وہ اس مقام پر ٹھہر جائیں اور انکار کے لئے لب کشائی نہ کریں بلکہ نہایت نیازمندی کے ساتھ قبول کریں۔

ڈوئی کی موت نے ان بیحیاؤں کے منہ پر بھی مہر کی ہے جو اپنے خبث طبع کے باعث یہ کہا کرتے ہیں کہ پہلے موت کی پیشگوئی کر کے پھر سازش سے قتل کرا دیتے ہیں وہ بتائیں کہ امریکہ میں ڈوئی کو کون قتل کر گیا ہے؟!

اب بے حیائی کو چھوڑ دینا چاہئے۔ موت سر پر ہے ایک یا دو نشان نہیں جو پورے ہوئے ہوں دھواں دھار بارش کیطرح نشان ظاہر ہو رہے ہیں مبارک وہ جو ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور واویلا ان پر جو اب بھی نہیں سمجھتے۔

ڈوئی کے نشان پر بہت کچھ لکھنے کی ضرورت ہے اور انشاء اللہ آئندہ لکھا جاویگا فی الحال یہ بطور خبر لکھا گیا ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہر فرد کے لئے یہ نشان ازدیاد ایمان کا موجب اور بصیرت و یقین کے بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ یورپ اور امریکہ کے لوگوں پر جو کچھ اس نشان کا اثر پڑیگا وہ ظاہر ہو جائیگا کیونکہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام چاہتے ہیں کہ کثرت سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی اشاعت کی جائے۔

بالآخر میں اس عظیم الشان فتح پر جو خدا تعالے کے وعدوں کے موافق ظاہر ہوئی ہے اپنے سید و مولا امام کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کرتا ہوں کہ ڈوئی امریکہ میں مرتا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کے مرنے کی خبر اس سے پہلے کہ قادیان میں کوئی خبر پہونچے انی نعیت کہکر ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء کو دیدی۔ والحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً۔ میں نے اس نشان کو فتح سے تعبیر کیا ہے اور فی الحقیقت یہ حق و باطل کی ایک روحانی جنگ تھی اور امریکہ کے اخباروں نے اسکو جنگ اور مقابلہ ہی ٹھیرایا تھا اور علاوہ بریں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو الہامات آجکل ہوئے انمیں ۲۷ فروری ۱۹۰۷ء کو دو الہام یہ ہوئے تھے

۱۔ روشن نشان

۲۔ ہماری فتح

اس سے بڑھ کر روشن کیا ہوگا؟ اور یہ فتح نہیں تو اور کیا ہے؟ ایسا ہی میں اپنی جماعت اور دوسرے لوگوں کی توجہ مندرجہ ذیل الہامات کی طرف دلاتا ہوں جو اس سے پہلے شایع ہو چکے ہیں

۱۸ فروری ۱۹۰۷ء ۱۔ کل الفتح بعدہ۔ ترجمہ۔ سب فتح اس کے بعد ہے۔

۲۔ مظھر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء۔

ترجمہ۔ وہ حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اتریگا یعنے ایک نشان ظاہر ہوگا جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا اور اسوقت حق ظاہر ہو جائیگا اور حق کا غلبہ ہوگا گویا خدا آسمان سے اتریگا۔

۲۲ جنوری ۱۹۰۷ء فتح فتح

اس قسم کے الہامات کا اس قریب ترین زمانہ میں ہونا عظیم الشان فتح اور غلبہ حق کو ظاہر کرتا ہے اور جیسے جیسے اللہ تعالیٰ چاہیگا انہیں ظاہر کرتا رہیگا۔

بہر حال اس عظیم الشان فتح کا آغاز ہوا یعنے

مفتری ڈوئی مر گیا اور خدا کا مسیح موعود جیت گیا

علیگڈھ کالج میں فساد ۔ عزیز احمد خارج از بیعت

۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء قبل از نماز ظہر علیگڈھ کالج کے طالبعلم مولوی غلام محمد صاحب نے وہان کے طلبار کے سٹرائک اور اپنے اُستادوں کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئی حضرت اقدس مسیح موعود کیخدمتمیں عرض کیا کہ اس جماعت (فرقہ احمدیہ) کا کوئی لڑکا اُس سٹرائک میں شامل نہیں ہوا۔ میاں محمد الدین و عبد الغفار خاں وغیرہ سب علیحدہ رہے لیکن عزیز احمد اُن طلبار کیساتھ شریک رہا اور باوجود ہمارے سمجھانے کے باز نہ آیا اور چونکہ بعض اخبارونمیں اس قسم کے مضمون نکلتے تھے کہ مسیح موعود کا پوتا علیگڈھ میں ہے اسوجہ سے عام طور پر عزیز احمد کا رشتہ حضور کے ساتھ سبکو معلوم ہونے کے سبب وہاں کے اراکین نے اس امر پر تعجب ظاہر کیا کہ عزیز احمد اس مفسدہ میں ایسا حصہ لیتا ہے اسپر حضرت اقدس مرزا صاحب نے فرمایا کہ ”عزیز احمد نے اپنے اُستادوں اور افسروں کی مخالفت میں مفسد طلبار کیساتھ شمولیت کا جو طریق اختیار کیا ہے یہ ہماری تعلیم اور مشورہ کے بالکل مخالف ہے۔ لہٰذا وہ اُسدن سے جسدن سے وہ اس بغاوت میں شریک ہے ہماری جماعت سے علیحدہ اور ہماری بیعت سے خارج کیا جاتا ہے ہم اُن لڑکوں پر خوش ہیں جنہوں نے اسموقعہ پر ہماری تعلیم پر عمل کیا۔ بہت سے لوگ بیعت میں آکر داخل ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب وہ شرائط بیعت پر عمل نہیں کرتے تو خود بخود اس سے خارج ہو جاتے ہیں یہی حال عزیز احمد کا تھا اسمیں خصوصیت نہ تھی۔ اور یہ امر کہ وہ ہمارا پوتا ہے اس وجہ سے وہ ہمارا رشتہ دار ہے سو واضح ہو کہ ہم ایسے رشتوں کی کوئی پروا نہیں کرتے ہمارے رشتے سب اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں۔ عزیز احمد کا باپ خود ہم سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اُس کو اپنا بیٹا نہیں سمجھتے تو پھر عزیز احمد کا پوتا ہونا کیسا۔ عزیز احمد کو چاہئے تھا کہ اسمعاملہ میں اول ہم سے مشورہ کرتا۔ یا اُس مثال کو دیکھتا جو پہلے میڈیکل کالج لاہور میں قائم ہو چکی تھی کہ جب طلبار نے لاہور میں اپنے پروفیسروں کی مخالفت میں سٹرائک کیا تھا تو جو لڑکے اس جماعت میں داخل تھے اُنکو میں نے حکم دیا تھا کہ وہ اس مخالفت میں شامل نہ ہوں اور اپنے استادوں سے معافی مانگ کر فوراً کالج میں داخل ہو جائیں چنانچہ انہوں نے میرے حکم کی فرمانبرداری کی اور اپنے کالج میں داخل ہو کر ایک ایسی نیک مثال قائم کی کہ دوسرے طلبار بھی فوراً داخل ہو گئے۔ عزیز احمد کو اس واقعہ کی خبر ہوگی کیونکہ اخبار میں چھپ چکا تھا۔ اور اگر خبر نہ ہوتی تو اُسکے واسطے ضروری تھا کہ اول مجھ سے مشورہ کرتا۔ یا اپنے ساتھیوں کے مشورہ پر چلتا۔ اُس کا علیگڈھ میں جانا اس کے باپ کے مشورہ اور حکم سے تھا نہ کہ ہمارا اسمیں کوئی حکم تھا ایسا ہی مخالفت اُستادونمیں شمولیت ہمارے کسی تعلق کیوجہ سے نہیں۔ اور اسی وجہ سے اسکو خارج از بیعت کیا جاتا ہے۔ جبتک کہ وہ اپنے فعل سے توبہ کر کے اپنے اُستادوں سے معافی نہ مانگے۔ ہاں دوسرے طلبار مولوی غلام محمد صاحب وغیرہ نے علیگڈھ جانیسے پہلے ہم سے مشورہ لیا تھا اور ہم نے بھی مشورہ دیا تھا کہ وہاں کے لڑکوں کی صحبت سے بچتے رہیں۔ اور کسی بدی میں شامل نہ ہوں تو ہرج نہیں کہ وہ وہاں جائیں انسان ضرورتاً پاخانہ میں بھی جاتا ہے۔ مگر اپنے آپ کو نجاست سے بچائے رکھتا ہے“

عاجز کو مخاطب کر کے حضور نے فرمایا کہ ان باتوں کو عام اطلاع کیلئے اخبار میں شائع کر دیں۔

چوری اور سینہ زوری

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں اس سے پہلے مختصراً میں لکھ چکا ہوں۔ در اصل قادیان میں بدمعاشوں کی ایک نئی پارٹی طیار ہو رہی تھی جس کا سرگروہ الیشر کمبو تھا جو اس مقدمہ سرقہ بالجبر میں شریک ملزمین ہے اور اس پارٹی کے دوسرے ہیڈ رجادہ کے چھیور شالو اور دیال سنگھ تھے۔ ان کے متعلق متعلقہ پولیس سٹیشنوں میں متواتر شکایات ہو چکی ہیں اور تھانہ جات متعلقہ میں انکی بدمعاشی کی مثلیں بھی غالباً طیار ہوئی ہیں۔ یہ جدید گروہ سخت خطرناک رنگ اختیار کر چکا تھا اور اب دلیر ہو کر میدان میں نکلنے کو تھا اور یہ واردات ایسی دلیری سے کیگئی۔ انکی شرارتوں سے ڈر کر سب لوگ اُن سے دبنے لگے تھے اور اُن کے خلاف کوئی شہادت تک دینے کی جرأت نہ کرتا تھا اور بعض مالی طاقت رکھنے والے آدمی بھی دریردہ اُن کے ساتھ تھے جیساکہ سُنا جاتا ہے۔ بعد تحقیقات کامل افسران پولیس کو خود یہ راز کھل جاویگا۔

بہرحال اس خطرناک گروہ کو سر منڈاتے ہی اولے پڑے اور وہ اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہو گئے کے مصداق ثابت ہوئے بابو محمد اشرف خانصاحب انسپکٹر پولیس اور بابو الطاف الرحمان صاحب سب انسپکٹر بٹالہ نے جس دانشمندی اور تدبیر سے اس مقدمہ کو نکالا ہے وہ اس قابل ہے کہ افسران پولیس خاص طور پر انکی قدر دانی کریں تاکہ دوسرے عہدہ داروںکو حوصلہ اور ہمت ہو۔ میں چونکہ خود تفتیش میں شامل تھا ملزمان چاہتے تھے کہ سارا مال افسران مذکور کہا جائیں اور ایک معقول رقم اس کے علاوہ بھی وہ دینے کو امادہ تھے مگر دیانتداری اور فرض شناسی کے شیدائی افیسروں نے اس مال حرام پر تھوک دیا میرا خیال ہے کہ ایسی موقع پر ثابت قدم رہنا کسی کا کام نہیں۔ یہ بڑا ابتلا تھا۔ طمع اور لالچ کے بڑے بڑے شکار ہوتے دیکھے گئے ہیں مگر ان عہدہ داروں نے جس طریق پر اپنا فرض ادا کیا ہے وہ بہت ہی قابل تعریف امر ہے وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انکے اس نیک فعل کو ضایع نہیں کریگا اسکے لئے وہ بہترین بدلہ پائیں گے۔ مخلوق کی دعائیں انکے ساتھ ہیں۔ اور قادیاں اور گرد و نواح کا کرہ ہوائی بول اٹھتا ہے کہ انہوں نے ایسی دیانتداری کی نظیر قائم کی ہے جو کم ملتی ہے۔ قادیاں کی پبلک کیطرف سے میں بابو صاحبان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ اپنے فرض منصبی کے انجام دہی میں کامیاب ہوئے وہ تھانہ اور وہ رعایا بڑی خوش قسمت ہے جہاں ایسے افیسر ہوں۔

میں شائد بے انصافی کرونگا اگر یہاں یہ ذکر نہ کروں کہ اس مقدمہ میں فیروز الدین اور دین محمد کنسٹیبلان نے بھی بڑی محنت اور جفاکشی سے اپنے فرض کو ادا کیا ہے۔ جنکی خدمات کا یہ عہدہ دار خصوصاً خیال رکھیں گے۔

بالآخر مدعی ارجن خوش قسمت ہے کہ اسکی مقدمہ کی تفتیش دیانتدار افسروں کی سپرد تھی جنہوں نے پوری محنت سے مقدمہ کو برامد کیا اور پورا مال نکلوا لیا۔ ورنہ اسکی حصہ میں نری کش مکش کے علاوہ نقصان مایہ اور شماتت ہمسایہ ہی تھی۔ میں یہانتک لکھ چکا تھا کہ معلوم ہوا بابو الطاف الرحمان صاحب انسپکٹر کلانور تبدیل ہو گئے۔ کلانور والے خوش قسمت ہیں کہ انکو ایسا محافظ ملا۔ اور صدر بٹالہ کے متعلق لوگونکو انکی تبدیلی پر دلی افسوس ہے۔ بٹالہ کا تھانہ بڑا اہم تھانہ ہے ایسے تھانونمیں ایسے ہی منتعد آدمیونکی ضرورت ہے تاہم یہ خوشی کی بات ہے کہ بابو محمد اشرف ایسا انسپکٹر تھانہ مذکور میں متعین ہوا ہے امید کامل ہے کہ انشاء اللہ اب وارداتیں اور بھی کم ہو جائیں گی۔ اور چونکہ بابو محمد اشرف خانصاحب مسٹر جان پال وابرٹن صاحب کے ماتحت عرصہ دراز تک کام کر چکے ہیں اسلئے وہ سراغرسانی کے فن میں بھی خاص مذاق اور تجربہ رکھنے والے ہیں۔ بہرحال امید کامل ہے کہ انشاء اللہ دن کم اس تقرر سے بہت کچھ فائدہ

قادیان کے آریہ اور ہم

قادیان کے آریہ لالہ شرمپت رائے اور ملاوامل خصوصیت کے ساتھ حضرت اقدس علیہ السلام کے بہت سارے الہامات اور نشانات کے گواہ ہیں۔
گذشتہ جلسہ ڈسمبر ۱۹۰۶ء کی تقریب پر حضرت اقدس علیہ السلام نے انکی شہادت نشانات کا ذکر فرمایا تو یہاں کے اخبار نے لالہ شرمپت کے بیان کے موافق تکذیب کی اس لئے حضرت اقدس علیہ السلام نے اتمام حجت کی خاطر سے مندرجہ بالا عنوان پر ایک پمفلٹ شائع کیا جس کو عام فائدہ کے لئے میں درج ذیل کرتا ہوں ——— ایڈیٹر

ایک اخبار آریہ صاحبوں کی جو قادیان سے نکلتی ہے اور اب شاید جنوری ۱۹۰۷ء سے اس جگہ سے اُس کا خاتمہ ہے۔ اس میں میری نسبت لالہ شرمپت ساکن قادیان کا حوالہ دیکر ایک عجیب تہمت میرے پر لگائی گئی ہے اور وہ یہ کہ جو دسمبر ۱۹۰۶ء کے جلسہ میں ایک تقریب سے میں نے بیان کیا تھا کہ ان آسمانی نشانوں کے جو خدا نے مجھے عطا فرمائے ہیں صرف مسلمان ہی گواہ نہیں ہیں بلکہ اس قصبہ کے ہندو بھی گواہ ہیں جیسا کہ لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل آریہ بھی جو ساکنان قادیان ہیں اُن کو میرے نشانوں کا علم ہے اور اس جلسہ میں میں نے صرف اسی قدر بیان نہیں کیا تھا بلکہ میں نے تمام مہمانوں کے روبرو جو ہر یک طرف سے اور نیز دور دراز ملکوں سے دو ہزار کے قریب جمع تھے یہ بھی بیان کیا کہ قطع نظر قادیان کے مسلمانوں کے اس قصبہ کے تمام ہندو بھی میرے نشانوں کے گواہ ہیں کیونکہ اُس زمانہ کو پینتیس ۳۵ برس کے قریب مدت گذر گئی جبکہ میں نے یہ ایک پیشگوئی شائع کی تھی کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے :-
کہ اگرچہ اب تو اکیلا ہے اور تیرے ساتھ کوئی نہیں مگر وہ وقت آتا ہے کہ میں ہزارہا انسانوں کو تیری طرف رجوع دونگا اور اگرچہ اب تجھ میں کوئی مالی طاقت نہیں مگر میں بہت سے لوگوں کے دلوں میں اپنا الہام ڈالونگا کہ اپنے مالوں سے تیری مدد کریں۔ فوج در فوج لوگ آئینگے اور مال دینگے اور اس قدر آئینگے کہ قریب ہے کہ تو تھک جائے وہ ہر ایک راہ سے سفر کرکے قادیان میں آئینگے اور ان کی آمد کی کثرت سے راہیں گہری ہو جائینگی اور جب اس پیشگوئی کے آثار ظاہر ہونگے تو دشمن چاہینگے کہ یہ پیشگوئی ظاہر نہ ہو۔ اور کوشش کرینگے کہ ایسا نہ ہو مگر میں اُن کو نامراد رکھونگا اور اپنا وعدہ پورا کرونگا اور پھر ساتھ اسکے یہ بھی فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔
یہ خلاصہ ہے اُس پیشگوئی کا جو آج سے چھبیس ۲۶ برس پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکی ہے اور درحقیقت اُس زمانہ سے بہت عرصہ پہلے کی پیشگوئی ہے جس کو کم سے کم پینتیس ۳۵ برس ہوتے ہیں۔ سو اس جلسہ میں میں نے اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا اور اس ذکر کے لئے یہ تقریب پیش آئی تھی کہ جب ہم معہ اپنی جماعت کے جو دو ہزار کے قریب تھی اپنی جامع مسجد میں نماز میں مشغول تھے اور دور دور سے میری جماعت کے معزز لوگ آئے ہوئے تھے جن میں گورنمنٹ انگریزی کے بھی بڑے بڑے عہدہ دار اور معزز رئیس اور جاگیردار اور نواب بھی موجود تھے تو عین اس حالت میں کہ جب ہم اپنی اس جامع مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے ایک ناپاک طبع آریہ برہمن نے گالیاں دینی شروع کیں اور نعوذ باللہ ان الفاظ سے بار بار گالیاں دیتا تھا کہ یہ سب کنجر اس جگہ جمع ہوئے ہیں کیوں باہر جا کر نماز نہیں پڑھتے۔ اور پہلے سب سے مجھے ہی یہ گالی دی اور بار بار ایسے گندے الفاظ سے یاد کیا کہ بہتر ہے کہ ہم اس رسالہ کو ان کی تفصیل سے پاک رکھیں۔ قریباً ہم دو گھنٹہ تک نماز پڑھتے رہے اور وہ آریہ قوم کا برہمن برابر سخت اور گندے الفاظ کے ساتھ گالیاں دیتا رہا اس وقت بعض دیہات کے سکھ بھی ہماری کثیر جماعت کو دیکھ رہے تھے اور حیرت کی نظر سے دیکھتے تھے کہ خدا نے ایک دنیا کو جمع کر دیا ہے اور اُن لوگوں نے بھی منع کیا مگر وہ ناپاک طبع آریہ باز نہ آیا۔ اور معزز مسلمانوں کو کنجر کے پلید لفظ سے بار بار یاد کرتا اور اشتعال دلاتا رہا۔
یہ ایک بڑا دکھ تھا جو عین نماز کی حالت میں مجھ کو اٹھانا پڑا۔ اور یہ بھی خوف تھا کہ ہماری جماعت میں سے کسی کو جوش پیدا ہو مگر خدا کا شکر ہے کہ سب نے صبر کیا تعجب ہے کہ کیوں اس نے یہ پلید اور گندہ لفظ اس جماعت کے لئے اختیار کیا شاید اس کو اپنے مذہب کا نیوگ یاد آیا ہوگا۔ اُس وقت سرکاری ملازم بٹالہ کا ایک ڈپٹی انسپکٹر بھی موجود تھا۔ غرض جب اس آریہ کی گالیاں حد سے بڑھ گئیں تو معزز مسلمانوں کے دلوں کو سخت رنج پہنچا۔ اور اگر وہ ایک وحشی قوم ہوتی تو قادیان کے تمام آریوں کے لئے کافی تھی۔ مگر ان کے اخلاق قابل تحسین ہیں کہ ایک سفلہ طبع آریہ نے باوجودیکہ اسقدر گندی گالیاں دیں تاہم انھوں نے ایسے صبر سے کام لیا کہ گویا مردے ہیں جن میں آواز نہیں اور اس تعلیم کو یاد رکھا جو بار بار دی جاتی ہے کہ اپنے دشمنوں کے ساتھ صبر کیا تھ پیش آؤ۔
جب نماز ہو چکی تو میں نے دیکھا کہ ان گندی گالیوں سے بہت سے دلوں کو بہت رنج پہنچا تھا۔ تب میں نے ان کی دلجوئی کے لئے اٹھ کر یہ تقریر کی کہ یہ رنج جو پہنچا ہے اس کو دلوں سے نکال دو۔ خدا تعالیٰ دیکھتا ہے وہ ظالم کو آپ سزا دیگا اور اسی وقت میں نے یہ بھی کہا کہ میں جانتا ہوں کہ قادیان کے ہندو سب سے زیادہ خدا کے غضب کے نیچے ہیں کیونکہ خدا کے بڑے بڑے نشان دیکھتے ہیں اور پھر ایسی گندی گالیاں دیتے اور دکھ پہنچاتے ہیں ان کو معلوم ہے کہ خدا نے اس گاؤں میں کیا [illegible] نشان قدرت کا دکھلایا ہے وہ اس بات سے بے خبر نہیں ہیں کہ آج سے چھبیس ستائیس برس پہلے میں کیسی گمنامی کے گوشہ میں پڑا ہوا تھا کیا کوئی بول سکتا ہے کہ اس وقت یہ رجوع خلائق موجود تھا بلکہ ایک انسان بھی میری جماعت میں داخل نہ تھا اور نہ کوئی میرے ملنے کے لئے آتا تھا اور بجز اپنی ملکیت کی قلیل آمدن کے کوئی آمدنی بھی نہیں تھی۔ پھر اسی زمانہ میں بلکہ اس سے بھی پہلے جسکو پینتیس ۳۵ برس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گذرتا ہے خدا نے مجھے یہ خبر دی۔ کہ ہزاروں لاکھوں انسان ہر ایک راہ سے تیرے پاس آوینگے یہانتک کہ سڑکیں گھس جائیں گی۔ اور ہر ایک راہ سے مال آئیگا۔ اور ہر ایک قوم کے مخالف اپنی تدبیروں سے زور لگائیں گے کہ یہ پیشگوئی وقوع میں نہ آوے مگر وہ اپنی کوششوں میں نامراد رہیں گے۔* یہ خبر اُسی زمانہ میں میری کتاب براہین احمدیہ میں چھپکر ہر ایک ملک میں شائع ہو گئی تھی۔
پھر کچھ مدت کے بعد اس پیشگوئی کا آہستہ آہستہ ظہور شروع ہوا چنانچہ اب میری جماعت میں تین لاکھ سے زیادہ آدمی ہیں† اور فتوحات مالی کا یہ حال ہے کہ اب تک کئی لاکھ روپیہ آچکا ہے اور قریباً پندرہ سو روپیہ اور کبھی دو ہزار ماہوار لنگر خانہ پر خرچ ہو جاتا ہے اور مدرسہ وغیرہ کی آمدنی علیحدہ ہے

* نیوگ آریہ مذہب کے رو سے ایک مذہبی حکم ہے جسکے رو سے ایک آریہ کی پاکدامن عورت باوجود زندہ ہونے خاوند کے اور باوجود اسکے کہ اُس کو طلاق بھی نہیں دیگئی ایک دوسرے آدمی سے محض اولاد لینے کی غرض سے ہم بستر ہو سکتی ہے اور جبتک گیارہ لڑکے غیر آدمی کے نطفہ سے پیدا نہ ہو جائیں اس کام میں مشغول رہ سکتی ہے اور ایسی عورت مذہب کے رو سے بڑی مقدس کہلاتی ہے اور ایسا لڑکا ماں اور اپنے فرضی باپ دونوں کو دوزخ سے نجات دلانیوالا اور مکتی کا داتا کہلاتا ہے۔ منہ

† اس رسالہ کے لکھنے کے وقت ملک مصر سے یعنے مقام اسکندریہ سے کل ۲۳- جنوری ۱۹۰۷ء کو ایک خط بذریعہ ڈاک مجھکو ملا لکھنے والا ایک معزز بزرگ اس شہر کا ہے یعنی اسکندریہ کا

یہ ایک ایسا نشان ہے کہ جس سے قادیان کے ہندوؤں کو فائدہ اُٹھانا چاہیے تھا کیونکہ وہ اس نشان کے اول گواہ تھے۔ اِن کو معلوم تھا کہ اس پیشگوئی کے زمانہ میں میں کس قدر گمنام اور پوشیدہ تھا۔

تقریر بھی جو اس جلسہ میں میں نے کی تھی اور تقریر کے آخر میں میں نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ اس نشان کے سب آریوں میں سے بڑھکر گواہ لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان ہیں کیونکہ اُن کے روبرو کتاب براہین احمدیہ جس میں یہ پیشگوئی ہے چھپی اور شائع ہوئی ہے بلکہ براہین احمدیہ کے چھپنے سے پہلے اُس زمانہ میں جبکہ میرے والد صاحب فوت ہوئے تھے یہ پیشگوئی ان ہر دو آریوں کو بتلائی گئی تھی جسکا مختصر بیان یہ ہے کہ میرے والد صاحب کے فوت ہونے کی خبر ان الفاظ سے خدا تعالیٰ نے مجھے دی تھی کہ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ یعنے قسم ہے آسمان کی اور قسم ہے اس حادثہ کی جو غروب آفتاب کے بعد پڑے گا اور ساتھ ہی سمجھایا گیا تھا کہ اس پیشگوئی کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا والد آفتاب کے غروب کے ساتھ ہی وفات پائیگا اور یہ الہام بطور ماتم پرسی کے تھا جو اپنے خاص بندوں سے عادت اللہ میں داخل ہے۔ اور جب یہ خبر سنکر تردد اور غم پیدا ہوا کہ ان کی وفات کے بعد ہماری اکثر وجوہ معاش جو اُن کی ذات سے وابستہ ہیں نابود ہو جائینگی۔ تب یہ الہام ہوا

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

یعنے کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس وحی الٰہی میں صریحاً خبر دی گئی تھی کہ تمام حاجات کا خدا خود متکفل ہوگا چنانچہ اس الہام کے مطابق غروب آفتاب کے بعد میرے والد صاحب فوت ہوگئے اور اُن کے ذریعہ سے ہمارے جو وجوہ معاش تھے جیسی پنشن اور انعام وغیرہ سب ضبط ہوگئے انہیں دنوں میں جن پر پینتیس ۳۵ برس کا عرصہ گذر گیا ہے میں نے اس الہام کو یعنے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کو مُہر میں کھدوانے کے لئے تجویز کی۔ اور لالہ ملاوامل آریہ کو اس مُہر کے کھدوانے کے لئے امرتسر میں بھیجا اور محض اس لئے بھیجا کہ تا وہ اور لالہ شرمپت دوست اُس کا دونوں اس پیشگوئی کے گواہ ہو جائیں چنانچہ وہ امرتسر گیا اور معرفت حکیم محمد شریف کلانوری کے پانچ روپیہ اُجرت دیکر مُہر بنوا لایا جس کا نقش اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ہے جو اب تک موجود ہے۔

یہ الہام قریباً پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ برس کا ہے جس کے یہ دونوں آریہ صاحبان گواہ ہیں اور اُن کو معلوم ہے کہ اس زمانہ میں میری کیا حیثیت تھی۔ پھر اُس زمانہ میں جبکہ براہین احمدیہ جس میں مذکورہ بالا الہامات درج ہیں بمقام امرتسر پادری رجب علی کے مطبع میں چھپ رہی تھی۔ ان دونوں آریوں کو خوب معلوم ہے کہ میں کیسا گمنامی میں زندگی بسر کرتا تھا یہاں تک کہ کبھی دفعہ یہ دونوں آریہ امرتسر میں میرے ساتھ جاتے تھے اور بجز ایک خدمت گار کے دوسرا آدمی نہیں ہوتا تھا اور بعض دفعہ صرف لالہ شرمپت ہی ساتھ جاتا تھا یہ لوگ حلفاً کہہ سکتے ہیں کہ اُس زمانہ میں میری گمنامی کی حالت کس درجہ تک تھی نہ قادیان میں میرے پاس کوئی آتا تھا اور نہ کسی شہر میں میرے جانے پر کوئی میری پروا کرتا تھا اور میں ان کی نظر میں ایسا تھا جیسا کہ کسی کا عدم اور وجود برابر ہوتا ہے۔

اب وہی قادیان ہے جس میں ہزاروں آدمی میرے پاس آتے ہیں اور وہی شہر امرتسر اور لاہور وغیرہ ہیں جو میرے وہاں جانے کی حالت میں صدہا آدمی پیشوائی کے لئے میل پر پہنچتے ہیں بلکہ بعض وقت ہزارہا لوگوں تک نوبت پہنچتی ہے چنانچہ ۱۹۰۳ء میں جب میں نے جہلم کی طرف سفر کیا تو سب کو معلوم ہے کہ قریباً گیارہ ہزار آدمی پیشوائی کے لئے آیا تھا ایسا ہی قادیان میں صدہا مہمانوں کی آمد کا ایک سلسلہ جو اب جاری ہے

اُس زمانہ میں اس کا نام و نشان نہ تھا اور قادیان کے تمام ہندوؤں کو اور خاصکر لالہ شرمپت اور ملاوامل کو اجواب قوم کے دباؤ کے نیچے ٭ اگر خدا کے نشانوں سے منکر ہوتے ہیں خوب معلوم ہے کہ ان دنوں میں ہمارا مردانہ مکان محض ایک ویرانہ اور خالی تھا اور کوئی ہمارے پاس نہیں آتا تھا ہاں یہ لوگ دن میں دو تین مرتبہ یا کم و بیش آجاتے تھے یہ سب باتیں وہ حلفاً بیان کرسکتے ہیں۔

پس جلسہ کے دن میری تقریر کا یہی خلاصہ تھا کہ قادیان کے آریوں پر خدا تعالیٰ کی حجت پوری ہو چکی ہے خاص کر ان دونوں آریوں پر تو بخوبی اتمام حجت ہو چکا ہے جو بہت سے نشانوں کے گواہ رویت ہیں مگر وہ لوگ اس زبردست طاقتوں والے خدا سے نہیں ڈرتے جو ایک دم میں معدوم کرسکتا ہے۔ اور جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں اس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوگئی کہ جو اُسی کتاب براہین احمدیہ میں درج تھی اور اسی زمانہ میں جسکو قریباً پچیس ۲۵ برس گذر چکے ہیں تمام پنجاب و ہندوستان میں شائع ہو چکی تھی یعنے یہ کہ دشمن بہت زور لگائینگے کہ تا یہ عروج اور یہ نشان اور یہ رجوع خلائق ظہور میں نہ آوے اور لوگ مالی مدد نہ کریں لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ اپنی پیشگوئی کو پوری کریگا اور وہ سب نامراد رہینگے اور یہ پیشگوئیاں نہ صرف عربی میں ہیں بلکہ عربی میں اور دو میں انگریزی میں فارسی میں عبرانی میں براہین احمدیہ میں موجود ہیں۔

اور پھر جب چند سال کے بعد ان پیشگوئیوں کے آثار شروع ہونے لگے تو مخالفوں میں روکنے کے لئے جوش پیدا ہوا۔ قادیان میں لالہ ملاوامل نے لالہ شرمپت کے مشورہ سے اشتہار دیا جس کو قریباً دس برس گذر گئے ہیں اشتہار میں میری نسبت یہ لکھا کہ یہ شخص محض مکار فریبی ہے اور صرف دوکاندار ہے لوگ اس کا دھوکہ نہ کھاویں مالی مدد نہ کریں ورنہ اپنا روپیہ ضائع کریں گے اس اشتہار سے ان آریوں کا مدعا یہ تھا کہ تا لوگ رجوع سے باز آجاویں اور مالی امداد سے مُنہ پھیر لیں۔ مگر دُنیا جانتی ہے کہ اس اشتہار کے زمانہ میں میری جماعت ساٹھ یا ستر آدمی سے زیادہ نہ تھی چنانچہ یہ امر سرکاری رجسٹروں سے بھی بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ اُس زمانہ میں زیادہ سے زیادہ تیس یا چالیس روپیہ ماہوار آمدنی تھی مگر اس اشتہار کے بعد گویا مالی امداد کا ایک دریا رواں ہو گیا۔ اور آجتک کئی لاکھ لوگ بیعت میں داخل ہو گئے اور اب تک ہر ایک مہینہ میں پانسو کے قریب بیعت میں داخل ہو جاتا ہے اس سے ثابت ہے کہ انسان خدا کا مقابلہ نہیں کرسکتا یہ میرا بیان بغیر کسی ثبوت کے نہیں ملاوامل کا اشتہار اب تک میرے پاس موجود ہے جو لالہ شرمپت کے مشورہ سے لکھا گیا تھا۔ سرکاری مہمان شماری تو ہمارے سلسلہ کے لئے مقرر رہی ہے پس اس اشتہار کی تاریخ اشاعت پڑھو اور پھر دوسری طرف سرکاری کاغذات کے ذریعہ سے اس زمانہ اور بعد کے زمانہ کا مقابلہ کرو کہ اشتہار سے پہلے کس قدر مہمان آتے تھے کس قدر روپیہ آتا تھا اور بعد میں کس قدر خدا کی قدرت شامل ہو گئی یہ امر منی آرڈر کے رجسٹروں اور کاغذات مہمان شماری سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ ملاوامل نے اشتہار شائع کیا کس قدر میری جماعت تھی جو اُن کاغذات سے جو پولس کی معرفت گورنمنٹ میں پہنچے ہیں بخوبی فیصلہ ہو سکتا ہے اور صفائی سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ ملاوامل نے لوگوں کو روکنے کے لئے اشتہار دیا کس قدر میری جماعت تھی اور کسقدر روپیہ آتا تھا اور پھر بعد میں کس قدر ترقی ہوئی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس قدر ترقی ہوئی کہ جیسا ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے اور یہ ترقی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲ ۔ جن کا نام ہے احمد نبی بدر الدین خط محفوظ ہے جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے وہ لکھتے ہیں کہ میں آپ کو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ اس ملک میں آپ کے تابع اور آپ کی پیروی کرنے والے اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ جیسے بیابان کی ریت اور کنکریں اور لکھتے ہیں کہ میرے خیال میں کوئی ایسا باقی نہیں جو آپ کا پیرو نہیں ہو گیا ۔ منہ ۔

٭ مجھے واقعی طور پر معلوم نہیں کہ درحقیقت لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل سچ سچ ان تمام نشانوں سے منکر ہو گئے ہیں جنکو وہ دیکھ چکے ہیں صرف آریہ اخبار کے حوالہ سے یہ لکھتا ہوں اور میں نہیں امید رکھتا کہ کوئی انسان ایسا خدا تعالیٰ سے بیخوف ہو جائے کہ اپنی رویت کی گواہیوں سے منکر ہو جائے ہر ایک شخص کا آخر خدا تعالیٰ سے معاملہ ہے ۔ منہ

بالکل غیر معمولی اور معجزانہ تھی حالانکہ نہ صرف ملاوا مل نے بلکہ ہر ایک دشمن نے اس ترقی کو روکنے کے لئے پورا زور لگایا اور چاہا کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی جھوٹی ثابت ہو۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دوسری پیشگوئی پوری ہو گئی یعنے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرمایا تھا دشمن لوگوں کے رجوع کو روک نہ سکے اگر انسان حیا اور شرم کا کچھ مادہ اپنے اندر رکھتا ہو تو یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ عمیق در عمیق غیب کی باتیں جو خدائی قدرتوں سے بھری ہیں انسانی طاقتوں سے بالاتر ہیں اور سوچ سکتا ہے کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو انسانوں کی مخالفانہ کوششیں ضرور کارگر ہو جاتیں۔ ان اشتہاروں کا اگر کچھ نتیجہ ہوا تو یہ ہوا کہ وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرمایا تھا کہ دشمن جان توڑ کر زور لگائینگے کہ عروج اور نصرت الٰہی اور رجوع خلائق کی پیشگوئی پوری نہ ہو مگر وہ پوری ہو جائیگی۔ اور عجیب بات ہے کہ صرف ملاوا مل نے ہی زور نہیں لگایا بلکہ آریہ صاحبوں کا وہ پنڈت جس کی جان کو خدا کی پیشگوئی نے لے لیا یعنے لیکھرام وہ بھی اپنی ناچیز عمر کا حصہ انھیں تحریروں میں کھو گیا کہ براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئی پوری نہ ہو جو براہین احمدیہ میں لاکھوں انسانوں کے رجوع اور لاکھوں روپے کی آمدن کے بارہ میں شائع ہو چکی تھی آخر نتیجہ یہ ہوا کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ کو پانچ برس پہلے خبر دی تھی کہ وہ اپنی بدزبانی کی پاداش میں چھ برس کی میعاد میں قتل کیا جائیگا وہ بدنصیب اُس پیشگوئی کو پورا کر کے راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔

ایسا ہی عیسائیوں نے بھی اس پیشگوئی کو روکنے کے لئے بہت زور لگایا اور ان کے اشتہار بھی اب تک میرے پاس موجود ہیں۔ پھر مسلمان جن کا حق تھا اور جن کا فخر تھا کہ مجھے قبول کرتے انھوں نے بھی اس پیشگوئی کے روکنے کے لئے جو براہین احمدیہ میں میری آئندہ ترقی اور اقبال اور رجوع خلائق کی نسبت چھبیس ۲۶ برس سے درج تھی اور تخمیناً پینتیس ۳۵ برس سے زبانی شائع ہو چکی تھی...... ناخنوں تک زور لگایا یہاں تک کہ میں خیال کرتا ہوں کہ ایک لاکھ سے زیادہ پرچہ انکی طرف سے ایسا نکلا ہوگا جس میں یہ بات پر زور دیا گیا کہ یہ شخص کافر ہے دجال ہے بے ایمان ہے کوئی اس کی طرف رُخ نہ کرے اور کوئی اس کی مدد نہ کرے بلکہ کوئی مصافحہ اور السلام علیکم نہ کرے اور جب مر جائے تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ مگر ان اشتہارات کی کیسی اُلٹی تاثیر ہوئی جس سے خدا تعالیٰ کی قدرت نظر آتی ہے کہ ان کے بعد کئی لاکھ آدمیوں نے میری بیعت کر لی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور دوسرے بے شمار تحائف ہر طرف سے آئے اور خدا کی غیرت اور قدرت نے انکے منہ پر وہ طمانچے مارے کہ ہر ایک میدان میں ان کو شکست نصیب ہوئی۔ اور ہر ایک مباہلہ میں موت یا ذلت اُن کے حصہ میں آئی۔ یہ تمام اشتہارات جو آریوں کی طرف سے نکلے اور عیسائیوں کی طرف سے اور مسلمانوں کی طرف سے [illegible] ہیں میرے چند صندوقوں میں موجود ہیں جن میں ہزارہا گالیوں کے ساتھ جو چوہڑوں چماروں کی گالیوں سے بڑھکر ہیں مجھے مکار۔ فریبی۔ ٹھگ۔ دجال۔ دہریہ اور بے ایمان کر کے یاد کیا گیا ہے اور اس لئے جمع رکھے گئے تا کسی کو انکار نہ ہو سکے۔

جب میں ایک طرف براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی دیکھتا ہوں کہ اگرچہ تو اب اکیلا ہے تیرے ساتھ کوئی بھی نہیں مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ لاکھوں انسان تیرے ساتھ ہو جائینگے اور اپنے عزیز مالوں سے تیری مدد کرینگے اور ہر ایک قوم کے دشمن زور لگائینگے کہ یہ پیشگوئی پوری نہ ہو مگر میں ان کو نامراد رکھوں گا اور میں تجھے ہر ایک تباہی سے بچاؤں گا اگرچہ کوئی بچانے والا نہ ہو۔ اور دوسری طرف اس پیشگوئی کے مطابق ہر ایک قوم کے دشمنوں کا پیشگوئی کے روکنے کے لئے پوری کوشش کا مشاہدہ کرتا ہوں اور پھر دیکھتا ہوں کہ باوجود دشمنوں کی سخت مزاحمت کے آخر وہ پیشگوئی ایسی پوری ہو گئی کہ اگر آج وہ تمام بیعت کرنیوالے ایک وسیع میدان میں جمع کئے جائیں تو ایک

بڑے بادشاہ کے لشکر سے بھی زیادہ ہوں گے تو اس موقعہ پر مجھے رونا آتا ہے کہ ہمارا خدا کیا قادر خدا ہے کہ جس کے منہ کی بات کبھی ٹل نہیں سکتی گو تمام جہان دشمن ہو جائے اور اس بات کو روکنا چاہے۔

یہ وہ بیان تھا جو اس جلسہ میں میں نے کیا تھا اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا قادیان کے ہندوؤں کو اس پیشگوئی اور اسکے پورے ہونے کی کچھ خبر نہیں۔ کیا لالہ شرمپت اور لالہ ملاوا مل اس پیشگوئی سے بیخبر ہیں اور کیا آریہ صاحبان اپنے مذہب میں اس کی کوئی ثابت شدہ نظیر بتلا سکتے ہیں اور کیا وہ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ جس زمانہ میں یہ پیشگوئی شائع کی گئی اس زمانہ میں میری طرف کسی کو رجوع نہ تھا۔ لعنتی ہے وہ شخص جو جھوٹ بولے اور مُردار ہے وہ کمینہ جو سچ کو چھپاوے۔ ایسے لوگ اگرچہ زبان سے کہیں کہ خدا ہے لیکن در حقیقت وہ خدا سے منکر ہی ہوتے ہیں مگر خدا اپنی طاقتوں سے ظاہر کرتا ہے کہ میں موجود ہوں۔ میں آج سے نہیں بلکہ قدیم سے جانتا ہوں کہ عموماً قادیان کے ہندو اسلام کے سخت دشمن اور تاریکی سے پیار کرتے ہیں وہ نور کو دیکھکر اور بھی تاریکی کی طرف دوڑتے ہیں گویا اُن کے نزدیک خدا نہیں اور خدا نے اُن کو لیکھرام کا بڑا نشان دکھایا تھا لیکن انھوں نے اس سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ اور یہ کس قدر صاف نشان تھا جس میں یہ خبر دی گئی تھی کہ لیکھرام طبعی موت سے نہیں مریگا بلکہ وہ چھ سال کے اندر قتل کیا جاویگا اور عید کے دن کے بعد جو دن ہوگا اُس میں یہ واقعہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا اور اس پیشگوئی کی بنا صرف یہ تھی کہ وہ مذہب اسلام کو جھوٹا سمجھتا تھا اور بہت بدزبانی کرتا تھا اور گالیاں دیتا تھا۔ پس خدا نے مجھ کو اطلاع دی کہ وہ تو گوشت یعنے زبان کی چھری اسلام پر چلا رہا ہے مگر خدا تعالیٰ لوہے کی چھری سے اُس کا کام تمام کریگا سو ایسا ہی وقوع میں آیا۔ اور میں نے اشتہار دیا تھا کہ اے آریو! اگر تمہارے پرمیشر میں کچھ شکتی ہے تو اس کی جناب میں دعا اور پرارتھنا کر کے لیکھرام کو بچا لو مگر تمہارا پرمیشر اُس کو بچا نہ سکا۔ اور اُس نے میری نسبت یہ پیشگوئی کی تھی کہ یہ شخص تین برس تک مر جائیگا خدا نے اُس کی پیشگوئی جھوٹی ثابت کی اور ہمارا خدا غالب رہا۔ پھر اُس نے اپنی کتاب خبط احمدیہ میں میرے ساتھ مباہلہ کیا یعنے دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جس کا جھوٹا مذہب ہے وہ مر جائے آخر وہ اس دُعا کے بعد آپ ہی مر گیا اور راستبازوں پر مُہر لگا گیا کہ آریہ مذہب سچا نہیں ہے اور اسلام سچا ہے۔ اور اس نے اپنے مرنے سے میری نسبت یہ بھی گواہی دیدی کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔

ہمیں یہ افسوس کبھی فراموش نہیں ہوگا کہ لیکھرام کی اس موت کا اصل باعث قادیان کے ہندو ہی ہیں وہ محض ناواقف تھا اور جب وہ قادیان میں آیا تو قادیان کے ہندوؤں نے میری نسبت اُس کو یہ کہا کہ یہ جھوٹا اور فریبی ہے۔ ان باتوں کو سُنکر وہ سخت دلیر ہو گیا اور سخت بگڑ گیا اور اپنی زبان کو بدگوئی میں چھری بنا لیا سو وہی چھری اس کا کام کر گئی خدا کے برگزیدہ اور پاک نبی کو گالیاں دینا اور سچے کو جھوٹا قرار دینا آخر انسان کو سزا کے لائق کر دیتا ہے۔ اگر لیکھرام مزمی اور

* اس جگہ یہ واقعۂ قدرت یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ڈپٹی عبد اللہ آتھم کی نسبت یہ پیشگوئی تھی کہ وہ اگر حق کی طرف رجوع نہیں کریگا تو پندرہ ۱۵ مہینے میں مر جائیگا اور لیکھرام کی نسبت یہ پیشگوئی تھی کہ وہ چھ ۶ سال کے اندر قتل کیا جائیگا پھر چونکہ عبد اللہ آتھم پیشگوئی کے دنوں میں بہت روتا رہا اور اُسکے دل پر حق کی عظمت غالب آگئی اور اُس نے اُس مدت میں کوئی بُرا لفظ زبان سے نہ کہا اس لئے خدا نے جو رحیم و کریم ہے اس کی میعاد کو بڑھا دیا۔ اور وہ کچھ اور قلیل مدت تک زندہ رہکر مر گیا مگر لیکھرام نے پیشگوئی سُننے کے بعد زبان درازی شروع کی جیسا کہ سفلہ ہندوؤں کی عادت ہے اس لئے اُس کی اصل میعاد بھی پوری نہ ہونے پائی۔ ساؤ راہبی میعاد میں ایک سال باقی تھا جو پیشگوئی کے مطابق قتل کیا گیا۔ ایسا ہی احمد بیگ کی نسبت پیشگوئی پوری ہونے کے بعد بھی اُس کے مرنے کے بعد اُس کے وارثوں نے بہت غم اور خوف ظاہر کیا۔

تواضع اختیار کرتا تو بچایا جاتا کیونکہ خدا کریم و رحیم ہے اور سزا دینے میں دھیما ہے۔ مگر ان لوگوں نے اُس کو بڑا دھوکہ دیا میں جانتا ہوں کہ اُس کی موت کا گناہ قادیان کے ہندوؤں کی گردن پر ہے اور مجھے افسوس ہے کہ ان لوگوں نے اُس سے بہت ہی بُرا سلوک کیا۔ یہ لوگ زبان سے تو کہتے ہیں کہ پرمیشر ہے مگر میں نہیں قبول کرتا کہ ان کے دل پرمیشر پر ایمان لاتے ہیں ان کا عجیب مذہب ہے کہ جس قدر زمین پر پیغمبر گذرے ہیں سب کو گندی گالیاں دیتے ہیں اور جھوٹا جانتے ہیں۔ گویا صرف چھوٹا سا ملک آریہ ورت کا ہمیشہ خدا کے تخت کی جگہ رہی ہے اور دوسرے ملکوں سے خدا نے کچھ تعلق نہیں رکھا یا ان سے بے خبر رہا ہے۔ مگر خدا نے قرآن شریف میں یہ فرمایا ہے کہ ہر ایک ملک میں اُسکے پیغمبر آتے رہے ہیں ایسا ہی ہند میں بھی خدا کے پاک پیغمبر اور اس کا کلام پانیوالے گذرے ہیں اور ایسا ہی چاہئے تھا کیونکہ خدا تمام ملکوں کا ہے نہ صرف ایک ملک کا۔ نہ معلوم کس شیطان نے ان لوگوں کے دلوں میں یہ پھونکدیا ہے کہ بجز وید کے خدا کی ساری کتابیں جھوٹی ہیں اور نعوذ باللہ خدا کا نبی موسیٰ اور خدا کا پیارا عیسیٰ اور خدا کا برگزیدہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سب جھوٹے اور مکار گذرے ہیں۔ ہماری غیرت صلح کا پیغام ان کو دیتی ہے اور ان کے ناپاک اعتقاد جنگ کی تحریک کر کے ہماری طرف تیر چلا رہی ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہندوؤں کے بزرگوں کو مکار اور جھوٹا مت کہو مگر یہ کہو کہ ہزارہا برسوں کے گذرنے کے بعد یہ لوگ اصل مذہب کو بھول گئے۔ مگر بمقابل ہمارے یہ ناپاک طبع لوگ ہمارے برگزیدہ نبیوں کو گندی گالیاں دیتے ہیں اور ان کو مفتری اور جھوٹا سمجھتے ہیں کیا کوئی توقع کر سکتا ہے کہ ایسے ہندوؤں سے صلح ہو سکے ان لوگوں سے بہتر سناتن دھرم کے اکثر نیک اخلاق لوگ ہیں جو ہر ایک نبی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور فروتنی سے سر جھکاتے ہیں۔ میری دانست میں اگر جنگلوں کے درندے اور بھیڑیئے ہم سے صلح کر لیں اور شرارت چھوڑ دیں تو یہ ممکن ہے مگر یہ خیال کرنا کہ ایسے اعتقاد کے لوگ کبھی دل کی صفائی سے اہل اسلام سے صلح کر لینگے...... سراسر باطل ہے بلکہ اُن کا ان عقیدوں کے ساتھ مسلمانوں سے سچی صلح کرنا ہزاروں محالوں سے بڑھکر محال ہے کیا کوئی سچا مسلمان برداشت کر سکتا ہے جو اپنے پاک اور بزرگ نبیوں کی نسبت ان گالیوں کو سُنے اور پھر صلح کرلے۔ ہرگز نہیں۔ پس ان لوگوں کے ساتھ صلح کرنا ایسا ہی مضر ہے جیسا کہ کاٹنے والے زہریلے سانپ کو اپنی آستین میں رکھ لینا۔ یہ قوم سخت سیہ دل قوم ہے جو تمام پیغمبروں کو جو دُنیا میں بڑی بڑی اصلاحیں کر گئے مفتری اور کذاب سمجھتے ہیں نہ حضرت موسیٰ اُن کی زبان سے بچ سکے نہ حضرت عیسیٰ اور نہ ہمارے سید و مولیٰ جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم جنھوں نے سب سے زیادہ دُنیا میں اصلاح کی جن کے زندہ کئے ہوئے مُردے اُب تک زندہ ہیں۔

خدا جو غائب ہے اُس کی ذات کا ثبوت صرف ایک گواہی سے کیونکر ملسکتا ہے اس لئے خدا نے دُنیا میں ہر ایک قوم میں ہر ایک ملک میں ہزاروں نبی پیدا کئے اور وہ ایسے وقتوں میں آئے کہ جبکہ زمین لوگوں کے گناہوں سے پلید ہو چکی تھی اُنھوں نے بڑے نشانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وجود کا ثبوت دیا اور اس کی عظمت دلوں میں بٹھائی اور نئے سرے زمین کو زندہ کیا۔ مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ بجز وید کے کوئی کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل نہیں ہوئی اور تمام نبی جھوٹے تھے اور اُن کا تمام دور مکر اور فریب کا دور تھا حالانکہ وید اب تک آریہ ورت کو شرک اور بُت پرستی اور آتش پرستی سے صاف نہیں کر سکا۔ غرض یہ لوگ اُن نبیوں کی تکذیب میں جن کی سچائی سورج کی طرح چمکتی ہے حد سے بڑھ گئے ہیں۔ خدا جو اپنے بندوں کے لئے غیرت مند ہے ضرور اس کا فیصلہ کریگا۔ وہ ضرور اپنے پیارے نبیوں کے لئے کوئی ہاتھ دکھلائیگا ہم ان لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کرتے وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں ہم اُن کو دعا دیتے ہیں وہ ہمیں تیر مارتے ہیں اور خدائے عزوجل کی قسم ہے کہ اگر یہ لوگ تلوار کے زخم سے ہمیں مجروح کرتے تو ہمیں ایسا ناگوار نہ ہوتا جیسا کہ ان کی گالیوں سے جو ہمارے برگزیدہ نبیوں کو دیتے ہیں ہمارے دل پاش پاش ہو گئے۔ ہم یہ گالیاں سُنکر اُن ناپاک طبع اور دُنیا کے کیڑوں کی طرح مداہنہ نہیں کر سکتے جو کہتے ہیں کہ ہم ان تمام لوگوں کو محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں اگر ان کے باپوں کو گالیاں دیجاتیں تو ایسا ہرگز نہ کہتے۔ خدا ان کا اور ہمارا فیصلہ کرے یہ عجیب مذہب ہے کیا اس قوم سے کسی بھلائی کی امید ہو سکتی ہے ہرگز نہیں۔ یہ لوگ اسلام بلکہ تمام نبیوں کے خطرناک دشمن ہیں ان کے گالیوں کے بھرے ہوئے رسالے ہمارے پاس موجود ہیں۔

اب ہم اپنے اصل مقصود کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ قادیان کے آریہ اخبار میں جو لالہ شرمپت برادر لالہ بسمبر داس کے حوالہ سے لکھا گیا ہے کہ ہم نے کوئی نشان آسمانی اس راقم کا نہیں دیکھا یہ اس قسم کا جھوٹ ہے کہ اگر کوئی انسان گندی سے گندی نجاست کھالے تو ایسی نجاست کھانا بھی اس جھوٹ سے کمتر ہے ان باتوں کو سُنکر یقین آتا ہے کہ اس قدر جھوٹ بولنے والیکو اپنے پرمیشر پر ایمان نہیں اور وہ ہرگز نہیں ڈرتا کہ جھوٹ کا کوئی بُرا نتیجہ ہو سکتا ہے چونکہ میری کئی کتابوں میں لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان کی نسبت لکھا ہے کہ اُنھوں نے فلاں فلاں آسمانی نشان میرے دیکھے ہیں بلکہ بیسیوں نشان دیکھے ہیں اور وہ کتابیں آجتک کروڑہا انسانوں میں شایع ہو چکی ہیں پس اگر انھوں نے مجھ سے آسمانی نشان نہیں دیکھے تو اس صورت میں مجھ سے زیادہ دُنیا میں کون جھوٹا ہوگا اور میرے جیسا کون ناپاک طبع اور مفتری ہوگا جس نے محض افترا اور جھوٹ کے طور پر ان کو ایسے نشانوں کا گواہ قرار دیدیا اور اگر میں اپنے دعوے میں سچا ہوں تو ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس سے بڑھکر میری اور کیا بےعزتی ہوگی کہ ان لوگوں نے اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ سے مجھے جھوٹا اور افترا کرنے والا قرار دیا دُور کے لوگ کیا جانتے ہیں کہ اصلیت کیا ہے بلکہ اس عداوت کی وجہ سے کہ جو اکثر لوگوں کی میرے ساتھ ہے ان لوگوں کو سچا سمجھیں گے اور گھر کی گواہی خیال کرینگے اور اس طرح پر اور بھی اپنی عاقبت خراب کر لینگے پس چونکہ میں اس بےعزتی کو برداشت نہیں کر سکتا اور نیز اس سے خدا کے قایم کردہ سلسلہ پر نہایت بد اثر ہے اس لئے میں اول تو لالہ شرمپت اور ملاوامل کو مخاطب کرتا ہوں کہ وہ خدا کی قسم کے ساتھ مجھ سے فیصلہ کر لیں اور خواہ مقابل پر اور خواہ تحریر کے ذریعہ سے اس طرح پر خدا کی قسم کھائیں کہ فلاں فلاں نشان جو بیچ لکھے گئے ہیں ہم نے نہیں دیکھے اور اگر ہم جھوٹ بولتے ہیں تو خدا ہم پر اور ہماری اولاد پر اس جھوٹ کی سزا نازل کرے۔ اور وہ نشان آسمانی بہت سے ہیں جو براہین احمدیہ میں لکھے گئے ہیں۔ لیکن اس قسم کے لئے سب نشانوں کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

(۱) لالہ شرمپت کے لئے یہ کافی ہے کہ اول تو اس نے میرا وہ زمانہ دیکھا جبکہ وہ میرے ساتھ اکیلا چند دفعہ امرتسر گیا تھا اور نیز براہین احمدیہ کے چھپنے کے وقت وہ میرے ساتھ ہی پادری رجب علی کے مکان پر گئی

بقیہ حاشیہ۔ اسلئے خدا نے اپنے وعدہ کے موافق اُسکے داماد کی موت میں تاخیر ڈالدی۔ کیونکہ تمام نبیوں کی زبانی خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ جب کسی بلا کے نازل ہونیکی کسی کی نسبت کوئی پیشگوئی ہو اور وہ لوگ ڈرجائیں اور دل اُن کا خوف سے بھر جائے اور خدا تعالیٰ سے دعا یا صدقہ خیرات سے رحم چاہیں تو خدا تعالیٰ رحم کرتا ہے اور اسی اصول کے موافق ہر ایک قوم کے لوگ کسی بلا کے وقت صدقہ خیرات کیا کرتے ہیں منہ،

دفعہ گیا۔ وہ خوب جانتا ہے کہ اس وقت میں ایک گمنام آدمی تھا میرے ساتھ کسی کو خلق نہ تھا اور اس کو خوب معلوم ہے کہ براہین احمدیہ کے چھپنے کے زمانہ میں یعنے جبکہ یہ پیشگوئی ایک دُنیا کے رجوع کرنیکے بارے میں براہین احمدیہ میں درج ہو چکی تھی میں صرف اکیلا تھا تو اب قسم کھا کر کہے کیا یہ پیشگوئی **اُس نے پوری ہوتی دیکھ لی یا نہیں**۔ اور قسم کھا کر کہے کہ کیا اس کے نزدیک یہ کام انسان سے ہو سکتا ہے کہ اپنی ناداری اور گمنامی کے زمانہ میں دنیا کے سامنے قطعی اور یقینی طور پر یہ پیشگوئی پیش کرے کہ خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ تیرے پر ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ تو گمنام نہیں رہے گا لاکھوں انسان تیری طرف رجوع کرینگے اور کئی لاکھ روپیہ تجھے آئیگا اور تمام دنیا میں عزت کے ساتھ تو مشہور کیا جائیگا اور پھر اُس پیشگوئی کو خدا پوری کر دے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اس نے مجھ پر افترا کیا ہے اور جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ کی نجاست کھائی ہے اور نیز خدا اپنی پیشگوئیوں کے موافق ہر ایک مزاحم کو نامراد رکھے اور لالہ شرمپت قسم کھا کر کہے کہ کیا اس نے یہ پیشگوئی پوری ہوتی دیکھ لی یا نہیں؟ اور کیا اُس کے پاس کوئی ایسی نظیر ہے کہ کسی جھوٹے نے خدا کا نام لیکر ایسی پیشگوئی کی ہو اور وہ پوری ہو گئی ہو اور چاہیئے کہ اس نظیر کو پیش کرے۔

(۲) دوسری قسم کھا کر یہ بتاوے کہ کیا یہ **سچ نہیں** کہ اس کا بھائی بسمبرداس مع خوشحال برہمن کسی فوجداری مقدمہ میں سزایاب ہو کر دونوں قید ہو گئے تھے تو اس وقت اُس نے مجھ سے دعا کی درخواست کی تھی اور میں نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر اسے یہ بتلایا تھا کہ میری دعا سے آدھی قید بسمبرداس کی تخفیف کی گئی اور اسے میں نے کشفی حالت میں دیکھا ہے کہ میں اس دفتر میں پہنچا ہوں جہاں اس کی سزا کا رجسٹر ہے اور میں نے اپنی قلم سے آدھی سزا کاٹ دی ہے مگر خوشحال برہمن کی سزا نہیں کاٹی بلکہ اس کی سزا پوری رکھی کیونکہ اس نے مجھ سے دعا کی درخواست نہیں کی تھی۔ اور کیا یہ سچ نہیں کہ میں نے اس پیشگوئی کے بتانے کے وقت میں یہ بھی کہا تھا کہ خدا نے مجھے اپنی وحی سے علم دیا ہے کہ چیف کورٹ سے مسل واپس آئیگی اور بسمبرداس کی آدھی قید تخفیف کی جائیگی مگر بری نہیں ہوگا اور خوشحال برہمن پوری قید بھگت کر جیل سے باہر آئیگا اور یہ اُس وقت کہا تھا کہ چیف کورٹ میں بسمبرداس اور خوشحال برہمن کا اپیل ابھی دائر ہی کیا گیا تھا اور کسی کو خبر نہیں تھی کہ انجام کیا ہوگا بلکہ خود چیف کورٹ کے ججوں کو بھی خبر نہیں ہوگی کہ کس حکم کی طرف ہمارا قلم چلے گا۔ اُس وقت میں نے بتلایا تھا کہ وہ قادر خدا جس نے قرآن نازل کیا ہے وہ مجھے کہتا ہے کہ میں نے تیری دعا قبول کی اور ایسا ہوگا کہ چیف کورٹ سے مسل واپس آئیگی اور بسمبرداس کی آدھی قید دعا کے باعث سے معاف کی جائیگی۔ مگر بری نہیں ہوگا۔ اور خوشحال برہمن نہ بری ہوگا اور نہ اُس کی قید میں تخفیف کی جائے گی۔ تا دعا قبول ہونے کے لئے ایک نشان رہے اور آخر ایسا ہی ہوا اور مسل [illegible] کے بعد ضلع میں واپس اور بسمبرداس کی آدھی قید تخفیف کی گئی مگر خوشحال برہمن کا قید میں سے ایک دن بھی تخفیف نہ کیا گیا اور دونوں بری ہونے سے محروم رہے اور شرمپت حلف اُٹھا کر یہ بھی بتاوے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جب اس طرح پر آخرکار میری پیشگوئی کے مطابق فیصلہ ہوا تو لالہ شرمپت نے میری طرف ایک رقعہ لکھا کہ آپ کی نیک بختی کی وجہ سے خدا نے یہ غیب کی باتیں آپ پر کھول دیں۔ اور دعا قبول کی۔

اور لالہ شرمپت قسم کھا کر یہ بھی بتاوے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ایک مدت تک وہ میرے پاس یہی جھوٹ بولتا رہا کہ میرا بھائی بسمبرداس بری ہو گیا ہے اور پھر جب حافظ ہدایت علی جو ان دنوں میں بٹالہ کا تحصیلدار تھا اتفاقاً قادیان میں آیا اور قریباً دس بجے کا وقت تھا تب بسمبرداس میرے مردانہ مکان کے نیچے اُس کو ملا اور اس نے بسمبرداس کو مخاطب کر کے کہا کہ ہم خوش ہوئے کہ تم قید سے مخلصی پا گئے مگر افسوس کہ تم بری نہ ہوئے تب میں نے شرمپت کو کہا کہ تم کیوں اسقدر مدت تک میرے پاس جھوٹ بولتے رہے کہ میرا بھائی بسمبرداس بری ہو گیا ہے تو شرمپت نے یہ جواب دیا کہ ہم نے اس لئے اصل حقیقت کو چھپایا کہ اصلیت ظاہر کرنے سے ایک داغ رہ جاتا تھا اور آئندہ رشتوں ناطوں میں ایک رکاوٹ پیدا ہو جاتی تھی اور اندیشہ تھا کہ برادری کے لوگ ہمارے خاندان کو بدچلن خیال کریں اور کیا یہ سچ نہیں کہ جب بسمبرداس کی قید کی نسبت چیف کورٹ میں اپیل دائر کیا گیا تو نماز عشاء کے وقت جب میں اپنی بڑی مسجد میں تھا علی محمد نام ایک مُلاں ساکن قادیان نے جو اب تک زندہ اور ہمارے سلسلہ کا مخالف ہے میرے پاس آکر بیان کیا کہ اپیل منظور ہو گئی اور بسمبرداس بری ہو گیا اور کہا کہ بازار میں اس خوشی کا ایک جوش برپا ہے۔ تب اس غم سے میرے پر وہ حالت گذری جس کو خدا جانتا ہے اُس غم سے میں محسوس نہیں کر سکتا تھا کہ میں زندہ ہوں یا مر گیا تب اسی حالت میں نماز شروع کی گئی جب میں سجدہ میں گیا تب مجھے یہ الہام ہوا لا تحزن انک انت الاعلیٰ۔ یعنے غم نہ کر تجھ کو غلبہ ہوگا۔ تب میں نے شرمپت کو اس سے اطلاع دی اور حقیقت یہ کھلی کہ اپیل صرف لیا گیا ہے یہ نہیں کہ بسمبرداس بری کیا گیا ہے۔

پس شرمپت قسم کھا کر بتلاوے کہ کیا یہ واقعہ نہیں گذرا اور دوسری طرف علی محمد مُلاں بھی قسم کے لئے بلایا جائیگا جو ایک مخالف بلکہ ایک نہایت خبیث مخالف کا بھائی ہے۔

(۳) اور کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ایک دفعہ چندا سنگہ نام ایک سکھ پر بابت درختان تحصیل بٹالہ میں ہماری طرف سے نالش دائر کی گئی تھی کہ اس نے بغیر اجازت ہماری کے اپنے کھیت سے درخت کاٹ لئے ہیں۔ تب خدا نے میرے دعا کرنے کے وقت میری دعا کو قبول فرما کر میرے پر یہ ظاہر کیا تھا کہ ڈگری ہو گئی اور میں نے یہ پیشگوئی شرمپت کو بتا دی تھی۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ حکم کے وقت ہماری طرف سے عدالت میں کوئی حاضر نہ تھا اور فریق ثانی حاضر ہو گئے تھے۔ قریب عصر کے وقت تھا کہ شرمپت نے ہماری مسجد میں آکر تمسخر کے طور پر مجھے یہ کہا کہ مقدمہ خارج ہو گیا اور ڈگری نہیں ہوئی تب مجھ پر وہ غم گذرا جس کو میں بیان نہیں کر سکتا کیونکہ خدا کا قطعی طور پر کلام تھا میں مسجد میں نہایت پریشانی سے بیٹھ گیا اس خیال سے کہ ایک مشرک نے مجھے شرمندہ کیا اور میں اُس کی اس خبر سے انکار نہیں کر سکتا تھا کیونکہ قریب پندرہ آدمی کے ہندو اور مسلمان بٹالہ سے یہ خبر لائے تھے اس لئے نہایت درجہ کا غم مجھ پر طاری تھا اتنے میں غیب سے ایک آواز آئی اور نہایت رعبناک آواز تھی اس کے الفاظ یہ تھے **ڈگری ہوئی مسلمان ہے** یعنے کیا تو خدا کے کلام کو باور نہیں کرتا ایسی آواز پہلے اس سے میں نے کبھی نہیں سُنی تھی میں مسجد کے ہر طرف دوڑا کہ یہ بلند آواز کس کی طرف سے آئی اور آخر معلوم ہوا کہ فرشتہ کی آواز ہے یہ وہی فرشتے ہیں جن سے آجکل کے اندھے آریہ* انکار کرتے ہیں

* نادان آریہ کہتے ہیں کہ خدا کو کسی چٹھی رسان کی کیا حاجت ہے یعنے وہ فرشتوں کا محتاج نہیں پس یہ تو سچ ہے کہ خدا کسی چیز کا محتاج نہیں مگر اُس کی عادت میں داخل ہے کہ وہ وسائط سے کام لیتا ہے اور وسائط سے کام لینا اُسکے عام قانون قدرت میں داخل ہے دیکھو وہ ہوا کے ذریعہ سے کانوں تک آواز پہنچاتا ہے۔ پس جسمانی سلسلہ

تب میں نے اُسی وقت شرمپت کو بلایا اور کہا کہ ابھی خدا کی طرف سے مجھے یہ آواز آئی ہے۔ اس پر اُس نے پھر ہنس دیا اور کہا کہ بٹالہ سے پندرہ سولہ آدمی آئے ہیں اور مجھے اُس نے اس وقت ایک دیوانہ سا خیال کیا۔ رات میری سخت بیقراری میں بسر ہوئی صبح ہوتے ہی مَیں خود بٹالہ گیا۔ تحصیل میں حافظ ہدایت علی تحصیلدار موجود نہ تھا مگر اس کا سررشتہ دار منظر اداس نام موجود تھا جو اب تک زندہ ہوگا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا ہمارا مقدمہ خارج ہوگیا اُس نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ڈگری ہوئی میں نے کہا کہ قادیان کے پندرہ سولہ آدمی جو فریق مخالف اور اُس کے گواہ تھے سب نے جاکر یہی بیان کیا ہے کہ مقدمہ خارج ہوگیا ہے اس نے جواب دیا کہ ایک طرح سے انھوں نے بھی جھوٹ نہیں بولا۔ بات یہ ہوئی کہ تحصیلدار کے فیصلہ لکھنے کے وقت میں حاضر نہ تھا کسی کام کے لئے باہر چلا گیا تھا یا شاید یہ کہا تھا کہ میں پاخانہ پھرنے کے لئے چلا گیا تھا اور تحصیلدار نیا آیا ہوا تھا اور اُس کو پیچ در پیچ مقدمات کی خبر نہ تھی اور فریق مخالف نے اُس کے فیصلہ لکھنے کے وقت ایک فیصلہ صاحب کمشنر کا اُس کے آگے پیش کیا تھا اور اس میں صاحب کمشنر کا یہ حکم تھا کہ چونکہ یہ مزارعہ موروثی ہیں اس لئے اُن کا حق ہے کہ اپنے اپنے کھیت کے درخت ضرورت کے وقت کاٹ لیا کریں مالک کا اس میں کچھ دخل نہیں۔ تحصیلدار نے اس فیصلہ کو دیکھ کر مقدمہ خارج کردیا اور جب میں آیا تو مجھے وہ اپنا لکھا ہوا فیصلہ دیا کہ شامل مسل کردو۔ میں نے پڑھکر کہا کہ ان زمینداروں نے آپ کو دھوکہ دیا ہے کیونکہ جس فیصلہ کو انھوں نے پیش کیا ہے وہ صاحب فنانشل کے حکم سے منسوخ ہوچکا ہے اور بموجب اس حکم کے کوئی مزارعہ موروثی ہو یا غیر موروثی بغیر اجازت مالک کے اپنے کھیت کا درخت نہیں کاٹ سکتا۔ اور میں نے مسل میں سے وہ فیصلہ اُن کو دکھلا دیا۔ تب تحصیلدار نے فی الفور اپنا پہلا فیصلہ چاک کردیا اور ٹکڑے ٹکڑے کرکے پھینک دیا اور دوسرا فیصلہ ڈگری کا لکھا اور کل خرچہ مدعاعلیہم کے ذمہ ڈالا سو فریق ثانی تو خوشی خوشی اپنے حق میں فیصلہ سُنکر قادیان کو چلے گئے تھے ان کو اس دوسرے فیصلہ کی خبر نہ تھی اس لئے اُنھوں نے وہی ظاہر کیا جو ان کو معلوم تھا۔

غرض میں نے واپس آکر یہ سب حال شرمپت کو سُنایا اور مزار عان کو بھی اپنی جھوٹی خوشی پر اطلاع ہوگئی۔ پس اگر لالہ شرمپت اس نشان سے بھی منکر ہے تو چاہیئے کہ قسم کھاکر کہے کہ ایسا کوئی واقعہ ظہور میں نہیں آیا اور ایسا بیان سراسر افترا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ابھی بہت سے لوگ قادیان میں اُن میں سے زندہ ہونگے جنھوں نے یہ نشان دیکھا ہے۔

اور سوائے اس کے بیسیوں اور ایسے آسمانی نشان ہیں جن کا گواہ رویت لالہ شرمپت ہے وہ تو بڑی مشکل میں پڑ گیا ہے کہاں تک آریہ لوگ اس سے انکار کرائینگے۔

(۴) بھلا لالہ شرمپت قسم کھاکر کہے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب نواب محمد حیات خان سی۔ ایس۔ آئی۔ معطل ہوگیا تھا اور کوئی بریت کی امید نہیں تھی اور اُس نے مجھ سے دعا کی درخواست کی تھی تو میرے پر خدا نے ظاہر کیا تھا کہ وہ بری کیا جائیگا اور میں نے کشفی نظر سے اُس کو عدالت کی کرسی پر بیٹھا دیکھا تھا اور یہ بات میں نے اُس کو بتادی تھی اور نہ صرف اُس کو بلکہ بہتوں کو بتائی تھی چنانچہ کشن سنگہ آریہ بھی اس کا گواہ ہے اگر یہ سچ نہیں تو قسم کھاوے اور (۵) پھر لالہ شرمپت قسم کھاکر بتاوے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جب پنڈت دیانند نے پنجاب میں آکر بہت شور کیا اور خدا کے برگزیدہ نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں تحقیر کی اور خدا کے تمام مقدس نبیوں کو سونے کھوٹے کی طرح قرار دیا۔ تب میں نے شرمپت کو کہا کہ خدا نے میرے پر ظاہر کردیا ہے کہ اب اسکی موت کا دن قریب ہے وہ بہت جلد مریگا کیونکہ اس کا دل مرگیا ہے چنانچہ وہ اس پیشگوئی کے بعد صرف چند دنوں میں ہی اجمیر میں مرگیا اور اپنی حسرتیں اپنے ساتھ لے گیا۔

(۶) اور نیز شرمپت قسم کھاکر بتلائے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ایک دفعہ اس کو اور بلاوامل کو صبح کے وقت یہ الہام بتلایا گیا تھا کہ آج ارباب سرور خان نام ایک شخص کا روپیہ آئیگا اور وہ ارباب محمد لشکر خان کا رشتہ دار ہے۔ گا تب بلاوامل وقت پر ڈاکخانہ میں گیا اور خبر لایا کہ سرور خان کا اسقدر روپیہ آیا ہے مگر ساتھ ہی یہ عذر کیا کہ کیونکر معلوم ہو کہ یہ فلاں شخص کا رشتہ دار ہے تب اسکے تصفیہ کے لئے اُن کے روبرو مردان میں بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ کی طرف خط لکھا گیا تھا جو اِن دنوں میں میرے سخت مخالف ہیں اُن کا جواب آیا کہ ارباب سرور خان ارباب محمد لشکر خان کا بیٹا ہے۔

(۷) اور کیا یہ سچ نہیں کہ ایک مرتبہ مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ اے عمی بازی خویش کردی و مرا افسوس بسیار دادی اور اسی دن شرمپت کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جس کا نام اُس نے ایس چند رکھا اور اِن دنوں میں میرا بھائی غلام قادر مرحوم بیمار تھا میں نے لالہ شرمپت کو کہا کہ آج مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ یہ میرے بھائی کی موت کی طرف اشارہ ہے اور الہامی طور پر میرے بیٹے سلطان احمد کی طرف سے یہ کلمہ ہے اور یا ممکن ہے کہ تیرے بیٹے کی طرف اشارہ ہو جس کا نام تو نے ایس چند رکھا ہے۔ یہ میرا کہنا ہی تھا کہ لالہ شرمپت نے گھر میں جاکر اپنے بیٹے کا نام بدلدیا اور بجائے ایس چند کے گوکل چند نام رکھ دیا جو اب تک زندہ موجود ہے مگر چند روز کے بعد میرا بھائی فوت ہوگیا۔ اور یہ بات بھی لالہ شرمپت سے حلفاً دریافت کرنی چاہیئے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب گورداسپور میں ایک شخص کرم دین نام نے میرے پر دعویٰ ازالہ حیثیت عرفی عدالت آتمارام اکسٹرا اسسٹنٹ میں دائر کیا ہوا تھا تو میں نے لالہ شرمپت کو کہا تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ انجام کار میں اس مقدمہ میں بری کیا جاؤنگا مگر کرم دین سزا پائیگا۔ یہ اُس وقت کی خبر ہے کہ جب تمام آثار اسکے برخلاف تھے اور حاکم کی رائے ہمارے مخالف تھی۔ چنانچہ آتمارام مجوز مقدمہ نے اپنے فیصلہ کے وقت بڑی سختی سے فیصلہ دیا اور پانسو روپیہ جرمانہ کیا۔ اور ناخنوں تک زور لگا کر فیصلہ لکھا۔ اور پھر صاحب ڈویژنل جج کے محکمہ سے جیسا کہ میں نے پیشگوئی کی تھی وہ حکم آتمارام کا منسوخ کیا گیا اور صاحب موصوف نے مجھ کو بڑی عزت کے ساتھ بری کرکے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ جو الفاظ اپیلانٹ نے یعنی میں نے کرم دین کی نسبت استعمال کئے ہیں یعنی کذاب اور لئیم* کا لفظ ان الفاظ سے کرم دین کی کچھ بھی ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہوئی بلکہ اگر ان الفاظ سے بڑھکر بھی کوئی اور سخت الفاظ اسکے حق میں استعمال کئے جاتے تب بھی وہ ان الفاظ کا مستحق تھا۔ یہ تو میرے حق میں فیصلہ ہوا مگر کرم دین پر بحال رہا جو روپیہ جرمانہ قائم رہا یہ پیشگوئی نہ صرف میں نے لالہ شرمپت کو بتلائی تھی بلکہ میں اس پیشگوئی کو مقدمہ کے وجود سے بھی پہلے اپنی کتاب مواہب الرحمان میں جو ایک عربی زبان میں کتاب ہے شائع کرچکا تھا۔ پس کسی کے لئے ممکن نہیں جو اس سے انکار کرسکے۔

یہ چند پیشگوئیاں بطور نمونہ میں اس وقت پیش کرتا ہوں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶ روحانی عمل اُس کا عین مطابق ہے جو روحانی کانوں کو اپنی آواز فرشتوں کے ذریعہ سے جو ہوا کے قائم مقام ہیں پہنچا دے اور ضرور ہے کہ جسمانی اور روحانی سلسلے دونوں باہم مطابق ہوں اور یہی دلیل قرآن شریف نے پیش کی ہے۔ منہ

* کرم دین کا بیان تھا کہ کذاب اُسکو کہتے ہیں جو بہت جھوٹ بولنے والا ہو اور ہمیشہ جھوٹ بولتا ہو اور لئیم اُسکو کہتے ہیں جو ولد الزنا ہو اور جسکے خاندان میں ایسا ہی سلسلہ چلا آیا ہو اور اُسپر اُس نے کتابیں بھی دکھلائیں مگر ڈویژنل جج نے فرمایا کہ اگر ان الفاظ سے سخت تر بھی الفاظ بولے جاتے تب بھی ان کرم دین کی کچھ ہتک عزتی نہیں تھی یعنے اُس کی حالت کے لحاظ سے ابھی یہ الفاظ کم ہیں۔ منہ

کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سب بیان صحیح ہے اور کسی قدر لالہ شرمپت سن چکا ہے اور اگر میں نے جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میرے لڑکوں پر ایک سال کے اندر اس کی سزا نازل کرے آمین۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ایسا ہی شرمپت کو بھی چاہئے کہ وہ بھی میری اس قسم کے مقابل پر قسم کھاوے اور یہ کہے کہ اگر میں نے اس قسم میں جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میری اولاد پر ایک سال کے اندر اس کی سزا وارد کرے آمین۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین †۔

یہ تو شرمپت کی نسبت لکھا گیا اور ملاوامل اس کا دوست بھی اس میں شریک ہے اس کو چاہئے کہ ان باتوں کی قسم کھاوے کہ کیا میرے والد صاحب کی وفات کے بعد الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ مُہر پر کھدوانے کے لئے ہمکو امرتسر میں نہیں بھیجا تھا اور کیا پانچ روپیہ اجرت دیکر وہ مُہر نہیں لایا تھا اور کیا اُس زمانہ میں اس عروج اور شان و شوکت اور رجوع خلائق کا نام و نشان تھا اور کیا یہ تمام پیشگوئی اُس کو نہیں بتائی گئی تھی جسکے لئے وہ بھیجا گیا تھا یعنے اس کو یہ بتایا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھکو یہ خبر ملی تھی کہ آج بعد غروب آفتاب کے تیرا والد فوت ہو جائیگا اور تجھے کچھ غم نہیں کرنا چاہئے کیونکہ میں تیرا متکفل رہوں گا اور تیری حاجات پوری کرنے کے لئے میں کافی ہونگا اور یہ تخمیناً پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ برس کا الہام ہے جبکہ میں زاویہ گمنامی میں ایسا پوشیدہ تھا جیسا کہ ایک ٹکڑہ کسی جوہر کا سمندر کی تہ کے نیچے پوشیدہ ہو۔

دوسری یہ بتاوے کہ کیا وہ ایک مرتبہ مرض دق میں مبتلا نہیں ہوا تھا اُس کو خواب بھی آچکی تھی کہ ایک زہریلے سانپ نے اس کو کاٹا ہے اور تمام بدن سوج گیا ہے اور کیا یہ سچ نہیں کہ وہ میرے پاس آکر رویا تھا اور دعا کے لئے کہا تھا۔ تب میں نے اُس کے حق میں دعا کی تھی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا تھا قُلْنَا یَا نَارُ کُونِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا۔ یعنے اے تپ کی آگ ٹھنڈی ہو جا اور یہ الہام اس کو سُنا دیا گیا تھا اور پھر بعد اسکے چند دنوں میں ہی وہ صحت یاب ہو گیا۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور اگر یہ جھوٹ ہیں تو خدا ایک سال کے اندر میرے پر اور میرے لڑکوں پر تباہی نازل کرے اور جھوٹ کی سزا دے۔ آمین۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ایسا ہی ملاوامل کو چاہئے کہ چند روزہ دنیا سے محبت نہ کرے اور اگر ان بیانات سے انکار رکھتا ہے تو میری طرح قسم کھاوے کہ یہ سب افترا ہے اور اگر یہ باتیں سچ ہیں تو ایک سال کے اندر میرے پر اور میری تمام اولاد پر خدا کا عذاب نازل ہو آمین۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین ۔

اور یاد رہے کہ یہ لوگ اس طرح پر سیدھے نہ ہو جائینگے بلکہ حق پوشی کا طریق اختیار کریں گے اور سچائی کا خون کرنا چاہیں گے تب بھی میں امید رکھتا ہوں کہ حق پوشی کی حالت میں ہی خدا ان کو بے سزا نہیں چھوڑیگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کی بے عزتی خدا کی بے عزتی ہے۔ ملاوامل اس بات کا بھی مجرم ہے کہ اس نے یہ سب کچھ دیکھکر پھر مخالفت کر کے اپنے پورے زور اور پوری مخالفت سے ایک اشتہار دیا تھا جسکو دس برس گذر گئے اور لوگوں کو روکا تھا کہ میری طرف رجوع نہ کریں اور نہ کچھ مالی مدد کریں تب اسکے روکنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے اشتہار کے بعد کئی لاکھ انسان میرے ساتھ شامل ہوئے اور کئی لاکھ روپیہ آیا۔ مگر پھر بھی اُس نے خدا کے ہاتھ کو محسوس نہ کیا۔

بالآخر ہم اس بات کا لکھنا بہت ہی ضروری سمجھتے ہیں کہ جس پرمیشر کو پنڈت دیانند نے آریوں کے سامنے پیش کیا ہے وہ ایک ایسا پرمیشر ہے جسکا عدم اور وجود برابر ہے کیونکہ وہ اس بات پر قادر نہیں کہ اگر ایک شخص الٰہی آوارگی اور بدچلنی کے زمانہ سے تائب ہو کر اسی اپنے پہلے جنم میں مکتی کو پانا چاہے تو اس کو اس کی توبہ اور پاک تبدیلی کی وجہ سے مکتی عنایت کر سکے بلکہ اُس کے لئے آریہ اصول کے رو سے کسی دوسری جون میں پڑکر دوبارہ دُنیا میں آنا ضروری ہے خواہ وہ انسانی جون کو چھوڑکر کتا بنے یا بندر سؤر بنکر آوے۔ یہ پرمیشر ہے جسکو دیالو اور سرب شکتی مان کہا جاتا ہے اگر انسان نے اپنی ہی کوشش سے سب کچھ کرنا ہے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ پھر پرمیشر کا کس بات میں شکر ادا کیا جائے اور جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کے بعض حصہ عمر میں ایسا زمانہ بھی آجاتا ہے کہ وہ کسی حد تک نفسانی جوشوں اور خواہشوں کا تابع ہوتا ہے اور کم سے کم یہ کہ غفلت جو گناہوں کی ماں ہے ضرور کسی قدر اس سے حصہ لیتا ہے اور یہ انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ وہ کیا جسمانی پہلو کے رو سے اور کیا روحانی پہلو کے رو سے ابتدا میں کمزوری میں پیدا ہوتا ہے اور پھر اگر خدا کا فضل شامل حال ہو تو آہستہ آہستہ پاکیزگی کی طرف ترقی کرتا ہے پس یہ خوب پرمیشر ہے جسکو انسان کی فطرت کی بھی خبر نہیں اگر اسی طرح مکتی پانا ہے تو پھر مکتی کی حقیقت معلوم۔ ہم اس آزمایش کے لئے نہ صرف ایک آریہ کو مخاطب کرتے ہیں نہ دو کو نہ تین کو بلکہ نہایت یقین اور بصیرت کی راہ سے کہتے ہیں کہ ہمارے روبرو دو ہزار یا دس ہزار یا بیس ہزار یا مثلاً ایک لاکھ ہی آریہ کھڑے ہو کر قسم کھاویں کہ کیا ان کی سوانح عمری ایسی پاک ہے کہ کسی قسم کا ان سے گناہ سرزد نہیں ہوا اور کیا وہ آریہ اصولوں کے رو سے تسلی رکھتے ہیں کہ وہ مرتے ہی مکتی پا جائینگے اور پھر جب مخلوقات پر نظر ڈالی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی تعداد کو دوسری مخلوقات سے وہ نسبت بھی نہیں جو قطرہ کو دریا کی طرف ہوتی ہے کیونکہ علاوہ ان تمام بیشمار جانوروں کے جو خشکی اور تری میں پائے جاتے ہیں ایسے غیر مرئی جانور بھی کرہ ہوا اور پانی میں موجود ہیں جو وہ نظر نہیں آسکتے جیسا کہ تحقیقات سے ثابت ہے کہ ایک قطرہ پانی میں موجود ہیں جو وہ نظر نہیں آسکتے جیسا کہ تحقیقات سے ثابت ہے کہ ایک قطرہ پانی میں کئی ہزار کیڑے ہوتے ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باوجود اُس قدر زمانہ اور مدت دراز گذرنے کے پرمیشر نے مکتی دینے میں ایسی ناقابل کارروائی کی ہے کہ گویا کچھ بھی نہیں کی۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پرمیشر کی ہرگز مرضی ہی نہیں کہ کوئی شخص مکتی حاصل کر سکے اور یا یوں کہو کہ وہ مکتی دینے پر قادر ہی نہیں اور یہ بات بہت قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کیونکہ اگر قادر ہوتا تو پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ دائمی نجات یا مکتی نہ دے سکے اور ایسا ہی باوجود دیالو اور قادر ہونے اُس کے کچھ

---

* اور اگر وہ راست راست شایع کر دینگے تو مجھے قوی امید ہے کہ وہ خدا سے اسکا اجر اور برکت پائینگے مگر خدا پسند نہیں کرتا کہ کوئی جھوٹ بولکر سچائی پر پردہ ڈالنا چاہے کہ اس میں وہ خدا کی عزت اور جلال پر حملہ کرتا ہے اس لئے آخرکار خدا اس کو [illegible]

* یہ سچ ہے کہ اگرچہ ملاوامل نے اپنے اشتہار میں میرے نشانوں کے دیکھنے سے انکار کر دیا تھا مگر اس انکار کا کچھ اعتبار نہیں اکثر لوگ خود غرضی سے ڈر کر عدالتوں میں گواہی کے وقت جھوٹ کی نجاست کھا لیتے ہیں تمام مدار اسی قسم پر ہے جو ہم نے لکھی ہے اگر یہ لوگ خدا سے خوف نہ کر کے اپنی قوم کو خوش کرنے کیلئے ایسی قسم کھا لینگے تب انکو معلوم ہوگا کہ خدا بھی ہے یا نہ۔

* یہ پیشگوئی نہ صرف کتاب مواہب الرحمٰن میں بلکہ اخبار الحکم اور البدر میں بھی مدت سے پہلے شایع کی گئی تھی۔ منہ

† یہ بد دعا کا فقرہ اس امر سے لازم ملزوم ہے کہ میری اس دعا کے مقابل پر شرمپت بھی اپنی نسبت انہیں الفاظ کی بد دعا طبع کرا کر کسی اخبار میں شایع کرا دے۔ منہ

سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں وہ ایسا چڑچڑا مزاج کا ہے کہ ایک ذرا سے گناہ کو بھی بخش نہیں سکتا۔ اور جب تک ایک گناہ کے لئے کروڑہا جونوں میں نہ ڈالے خوش نہیں ہوتا۔ ایسے پرمیشر سے کس بہتری کی امید ہو سکتی ہے اور جبکہ ایک شریف طبع انسان اپنے قصوروار ملازم کے قصور ان کی توبہ اور درخواست معافی پر بخش سکتا ہے اور انسان کی فطرت میں یہ قوت پائی جاتی ہے کہ کسی خطا کار کی پشیمانی اور آہ وزاری پر اس کی خطا کو بخش دیتا ہے تو کیا وہ خدا جس نے انسان کو پیدا کیا ہے وہ اس صفت سے محروم ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

پس یہ آریوں کی غلطی ہے کہ اس خدا کو جسکو وہ دیالو بھی کہتے ہیں اور سرب شکتی مان بھی سمجھتے ہیں اُس کو اس عظیم الشان صفت سے محروم قرار دیتے ہیں اور یاد رہے کہ انسان جو سراسر کمزوری میں پھرا ہوا ہے بغیر خدا کی صفت مغفرت کے ہرگز نجات نہیں پا سکتا۔ اور اگر خدا میں صفت مغفرت نہیں تو پھر انسان میں کہاں سے پیدا ہو گئی۔ یاد رہے کہ نجات نہ پانا ایک موت ہے۔ ایسا ہی سچی توبہ کرنا بھی ایک موت ہے۔ پس موت کا علاج موت ہے۔ کیا وہ خدا جو ہر ایک چیز پر قادر ہے اُس نے ہماری اس موت کا کوئی علاج نہیں رکھا اور کیا ہم بے علاج ہی مرینگے۔ ہرگز نہیں۔ جب سے دُنیا پیدا ہوئی ہے علاج بھی ساتھ ہی پیدا ہوا ہے۔ اور افسوس سے کہا جاتا ہے کہ عیسائیوں اور آریوں نے اس اعتقاد میں ایک ہی راہ پر قدم مارا ہے صرف فرق یہ ہے کہ عیسائی تو انسان کے گناہ بخشوانے کے لئے ایک نبی کے خون کی حاجت سمجھتے ہیں اور اگر وہ نہ مارا جاتا تو گناہ نہ بخشے جاتے اور اگر ثابت ہو کہ وہ مارا نہیں گیا جیسا کہ ہم نے ثابت بھی کر دیا ہے اور یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچا دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ اپنی طبعی موت سے فوت ہوا اور ایک دُنیا جانتی ہے کہ کشمیر میں اسکی قبر ہے تو اس صورت میں سب تانا بانا کفارہ کا بیکار ہو گیا اور آریہ صاحبان مطلقاً اپنے پرمیشر کو گناہوں کے بخشنے سے قاصر سمجھتے ہیں اور آریہ اور عیسائی اس اعتقاد میں دونوں شریک ہیں کہ خدا خطا کاروں کو ان کی پشیمانی اور توبہ پر بخش نہیں سکتا۔ اور آریہ صاحبوں نے صرف اسی قدر پر بس نہیں کی بلکہ وہ تو اپنے پرمیشر کو اس بات سے بھی جواب دیتے ہیں کہ وہ انسان کا خالق اور اس کی تمام قوتوں روحانی اور جسمانی کا مبدء فیض ہے اور اس طور پر پرمیشر کی شناخت کا دروازہ بھی اُن پر بند ہے کیونکہ وید کے رُو سے پرمیشر کی عادت نہیں ہے کہ کوئی نشان آسمانی دکھلاوے اور اس طرح سے اپنے وجود کا پتہ دے۔ اور دوسری طرف وہ ارواح اور ذرات عالم کا پیدا کرنے والا نہیں ہے پس دونوں طرف سے آریہ مذہب کے رُو سے پرمیشر کی شناخت محال ہے۔ علاوہ اسکے جس تعلیم پر ناز کیا جاتا ہے نیوگ کا مسئلہ اس کی حقیقت سمجھنے کیلئے ایک عمدہ نمونہ ہے لیکن کیا کسی شریف انسان کی فطرت قبول کر سکتی ہے کہ اس کی زندگی میں اس کی جورو جسکو طلاق بھی نہیں دیگئی دوسرے سے ہم بستر ہو جاوے۔

علاوہ اس کے جس جاودانی نجات کا انسان طبعاً خواہشمند ہے اور اس کی فطرت میں یہ نقش کر دیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ کی لذت اور آرام کا طالب ہو اُس جاودانی نجات سے یہ مذہب منکر ہے اور اپنے پرمیشر کے لئے یہ تجویز کرتے ہیں کہ گویا وہ ایک محدود مدت کے بعد اپنے بندوں کو مکتی خانہ سے باہر نکال دیتا ہے اور اسکی وجہ یہ پیش کرتے ہیں کہ چونکہ دُنیا کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور پرمیشر ارواح کا خالق نہیں اس لئے پرمیشر کے لئے یہ مصیبت پیش آئی کہ اگر وہ تمام روحوں کو ہمیشہ کی نجات دیدیوے تو اس سے سلسلہ دُنیا کا ٹوٹ جائیگا اور کسی دن پرمیشر معطل اور خالی ہاتھ رہ جائیگا کیونکہ ہر ایک روح جو ہمیشہ کی مکتی پا کر دُنیا سے گئی تو گویا وہ پرمیشر کے ہاتھ سے گئی۔ پس اس طرح پر جب روحیں خرچ ہوتی رہیں تو بباعث اس کے کہ پرمیشر کوئی روح پیدا نہیں کر سکتا اور آمدن کی سبیل قطعاً بند ہوگی تو ضرور ایک دن ایسا آجانے کا جبکہ پرمیشر کے ہاتھ میں ایک بھی روح نہیں رہیگی تا وہ دُنیا میں بھیجی جائے۔ پس اس خیال سے پرمیشر نے یہ پیش بندی اختیار کر رکھی ہے جو ہمیشہ کی مکتی سے روحوں کو جواب دیدیا کرتا ہے۔ اور ہر ایک کو مکتی خانہ سے باہر نکالتا ہے۔

اس جگہ بعض نادان آریہ محض چالاکی سے یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ انسان کے اعمال محدود ہیں اس لئے مکتی بھی محدود رکھی گئی مگر وہ دھوکہ کھاتے ہیں یا دھوکہ دیتے ہیں کیونکہ انسان کی فطرت میں ہمیشہ کی اطاعت مرکوز ہے۔ نیک آدمی کب کہتے ہیں کہ اتنی مدت کے بعد ہم خدا تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت چھوڑ دینگے بلکہ اگر بے انتہا مدت تک ان کو عمر دیجائے تب بھی وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی کرتے رہینگے اس صورت میں اگر وہ جلد مر جائیں تو ان کا کیا گناہ ہے ان کی نیت میں تو ہمیشہ کی اطاعت ہے نہ کسی حد تک اور تمام مدار نیت پر ہے اور موت جو انسان پر آتی ہے یہ خدا کا فعل ہے نہ کہ انسان کا۔

یہ ہیں عقاید آریہ صاحبوں کے جن پر وہ ناز کرتے ہیں چونکہ انکے خیال میں یہ بات بھی جمی ہوئی ہے کہ ایک گناہ سے بھی بیشمار جونوں کی سزا در پیش ہے اس لئے وہ گناہ سے پاک ہونے کے لئے کوئی کوشش کرنا عبث اور بے سود سمجھتے ہیں۔ اور ان کے مذہب میں کوئی مجاہدہ نہیں ہے جسکے رو سے اسی دُنیا میں انسان گناہ سے پاک ہو سکے۔ جبتک تناسخ کے ذریعہ سے اور طرح طرح کی جونوں میں پڑنے سے سزا نہ پالے۔ پس ظاہر ہے کہ اس صورت میں کس امید پر وہ کوئی مجاہدہ کر سکتے ہیں اگر وہ سوچیں۔ اور اگر ان کو روحانی فلاسفی کا کوئی حصہ نصیب ہو تو وہ جلدی سمجھ سکتے ہیں کہ وہ اس عقیدہ کی وجہ سے خدائے کریم و رحیم کی رحمت کا دروازہ اپنے پر بند کر رہے ہیں وہ توبہ سے صرف چند لفظ مراد لیتے ہیں مگر سچی توبہ در حقیقت ایک موت ہے جو انسان کے ناپاک جذبات پر آتی ہے اور ایک سچی قربانی ہے جو انسان اپنے پورے صدق سے حضرت احدیت میں ادا کرتا ہے اور تمام قربانیاں جو رسم کے طور پر ہوتی ہیں اسی کا نمونہ ہے۔ سو جو لوگ یہ سچی قربانی ادا کرتے ہیں جس کا نام دوسرے لفظوں میں توبہ ہے۔ در حقیقت وہ اپنی نفسانی زندگی پر ایک موت وارد کرتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ جو کریم و رحیم ہے اس موت کے عوض میں دوسرے جہان میں انکو نجات کی زندگی بخشتا ہے کیونکہ اُس کا کرم اور رحم اس بخل سے پاک ہے جو کسی انسان پر دو موتیں وارد کرے سو انسان توبہ کی موت سے ہمیشہ کی زندگی کو خریدتا ہے اور ہم اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے کسی دوسرے کو پھانسی پر چڑھانے کے محتاج نہیں ہیں ہمارے لئے وہ صلیب کافی ہے جو اپنی قربانی دینے کی صلیب ہے۔

یاد رہے کہ توبہ کا لفظ نہایت لطیف اور روحانی معنے اپنے اندر رکھتا ہے جسکی غیر قوموں کو خبر نہیں یعنے توبہ کہتے ہیں اُس رجوع کو جبکہ انسان